بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابِ عیادت

اور

نورِ شفاء

تالیف

خادمِ دینِ اسلام

مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک بی III، گجرپورہ، چانسکیم لاہور

0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''آدابِ عیادت اورنورِ شفاء''

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

پروف ریڈرز : صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی، مفتی حافظ محمد رضوان انور یوسفی

رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی)

پروگرامنگ : محمد عثمان علی یوسفی

کمپوزر و ڈیزائنر : حافظ محمد عظیم احمد یوسفی، زبیر بٹ یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 0300-4274936

پہلی مرتبہ سن اشاعت : ۳۰۰۰ جنوری ۲۰۱۰ء بمطابق صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

دوسری مرتبہ : ۱۱۰۰ مئی ۲۰۱۳ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۴ھ

تیسری مرتبہ : ۳۱۰۰ جون ۲۰۱۵ء بمطابق رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ

ہدیہ : ۱۰۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)

مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای-میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱۔	ٹائٹل	۱
۲۔	جملہ حقوق۔	۲
۳۔	فہرستِ مضامین۔	۳
۴۔	بفیضان نظر۔	۷
۵۔	عرض حال۔	۸
۶۔	پیشِ لفظ۔	۹
۷۔	مومن کے حقوق اور آدابِ عیادت۔	۱۲
۸۔	مسلمان کے مسلمان پر حقوق۔	۱۴
۹۔	عیادت کرنے والے کی شان۔	۱۶
۱۰۔	بیمار پُرسی کرنے والے کو انعام۔	۱۶
۱۱۔	دوزخ سے ستر (۷۰) سال کے فاصلہ پر دُور۔	۱۷
۱۲۔	آسمان سے منادی کی پکار۔	۱۷
۱۳۔	پیشانی پر ہاتھ رکھ کر عیادت کرنا۔	۱۸
۱۴۔	عیادتِ مریض کے لئے پیدل چل کر جانا۔	۱۹
۱۵۔	بیمار پُرسی کرنے والے سے بیمار کا حال پوچھنا۔	۱۹
۱۶۔	بیمار کے پاس بیٹھ کر بات کیسے کریں؟	۲۰
۱۷۔	مریض سے کھانے پینے کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔	۲۰
۱۸۔	بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا۔	۲۱
۱۹۔	کتنی دیر تک بیمار پرسی کرنی چاہیے؟ بیمار سے دُعا کروانا۔	۲۱
۲۰۔	غیر مسلم خادم کی عیادت۔	۲۲

۲۱۔	غیر مسلم خادم کی بیمار پرسی کرنا سُنّت ہے۔	۲۳
۲۲۔	شانِ اِمامُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔	۲۴
۲۳۔	قیامت کے دن اللہ عزَّ وجلَّ فرمائے گا (خبرِ غیب)۔	۲۴
۲۴۔	بیمار پُرسی والے سے اچھی بات کہنی چاہیے۔	۲۶
۲۵۔	بخار کو بُرا نہیں کہنا چاہیے۔	۲۶
۲۶۔	بخار کو گالی مت دو۔	۲۷
۲۷۔	بیماری خطائیں مٹادیتی ہے۔ گناہوں کا کفارہ۔	۲۸
۲۸۔	تکلیف سے گناہوں کی معافی عطا فرماتا ہے۔	۲۹
۲۹۔	بیماری کے وقت کے اَعمال۔	۳۱
۳۰۔	ہمت والے اَعمال اور بیماری میں ویسا ہی ثواب۔	۳۲
۳۱۔	بخشنے کا بہانہ۔	۳۲
۳۲۔	بیماری کی حالت میں مرنے والا شہید ہے۔	۳۳
۳۳۔	تکالیف کے درجے۔	۳۳
۳۴۔	مختلف بیماریوں اور تکالیف سے مرنے والا شہید ہے۔	۳۴
۳۵۔	طاعون کی بیماری میں صبر کرنے والے کو بھی شہید کا ثواب۔	۳۵
۳۶۔	طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔	۳۵
۳۷۔	بخار اور مصیبت سے گناہوں کی معافی۔	۳۶
۳۸۔	بیمار کے لئے اَجر و ثواب۔	۳۷
۳۹۔	بیماری کے آنے سے مومن کی بھلائی ہے۔	۳۸
۴۰۔	بے مثال جسم اَطہر کی شان۔	۳۹
۴۱۔	بلاؤں والوں کا اَجر۔	۴۰
۴۲۔	پیٹ کی بیماری سے مرنے والے پر عذابِ قبر نہیں۔	۴۰
۴۳۔	مومن اور کافر کا فرق۔	۴۱

۴۴۔	بخار اور سر درد کی دُعا۔	۴۲
۴۵۔	بخار آخرت کی آگ کا عوض۔	۴۳
۴۶۔	سخت بخار کی حالت میں نہر میں غُسل اور وظیفہ۔	۴۳
۴۷۔	بیمار کو اللہ تبارک وتعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔	۴۴
۴۸۔	علاج۔شہد میں شفاء۔	۴۵
۴۹۔	شہد میں پانی ملا کر پینا باعثِ شفاء۔دو شفائیں۔	۴۶
۵۰۔	شہد شفاء بخشش ہے۔تین چیزوں میں شفاء ہے۔	۴۷
۵۱۔	داغ لگانا۔	۴۸
۵۲۔	کلونجی میں شفاء۔	۴۹
۵۳۔	سنا مکی سے علاج۔عُود ہندی۔	۵۰
۵۴۔	ذات الجنب کیا ہے؟	۵۱
۵۵۔	پچھنے لگانا اور قسط۔	۵۲
۵۶۔	رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ پچھنے لگواتے تھے۔	۵۲
۵۷۔	حضور ﷺ کا خون مبارک پینے والے پر دوزخ حرام۔	۵۳
۵۸۔	فصد لینا۔	۵۷
۵۹۔	مہندی لگانا۔کھمبی کے ذریعے آنکھ کا علاج۔	۵۹
۶۰۔	کھمبی۔عجوہ کھجور کی برکتیں۔	۶۰
۶۱۔	نورانی بال مبارک کی برکت سے شفاء۔	۶۱
۶۲۔	بچوں کے گلے کا علاج۔	۶۱
۶۳۔	سعوط کا طریقہ۔	۶۲
۶۴۔	حرام سے دوا نہیں۔	۶۳
۶۵۔	دَم اور تعویذ۔حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پھونک کا کمال۔	۶۵
۶۶۔	بیمار کے جسم پر مقدس کلمات پڑھ کر ہاتھ پھیرنا۔	۶۵
۶۷۔	لعاب اور مٹی سے دَم کرنا۔آیاتِ مبارکہ سے دَم کرنا۔	۶۷

۶۸۔	دَم کے لئے قرآنِ مجید کے علاوہ کلمات پڑھنا۔	۶۹
۶۹۔	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کردَم کرنا۔	۷۰
۷۰۔	حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اُترنا۔سوتے وقت دَم کرنا۔	۷۱
۷۱۔	دُعائیہ شفائیہ کلمات۔	۷۲
۷۲۔	دُعابرائے مرض۔	۷۳
۷۳۔	بیمار کا صحت کے لئے دُعا کروانا۔	۷۳
۷۴۔	تعویذ لٹکانا۔	۷۵
۷۵۔	نواسوں کو دَم اور تعویذ سے نوازنا۔	۷۷
۷۶۔	نظر لگنے پر دَم کرنا۔	۷۸
۷۷۔	نظر۔	۸۱
۷۸۔	نظر لگنا۔	۸۲
۷۹۔	حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔	۸۳
۸۰۔	نظر سے بچانے کا طریقہ۔	۸۴
۸۱۔	نظر بد سے پناہ۔نظر کا علاج۔	۸۸
۸۲۔	دَم کرنا۔	۹۰
۸۳۔	حضرت اِمام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ کا خواب۔	۹۱
۸۴۔	سورۃ الفاتحہ شریف میں شفاء ہے۔	۹۳
۸۵۔	سانپ کے ڈسے کو دَم۔	۹۳
۸۶۔	بچھو کے ڈسے کو دَم۔	۹۴
۸۷۔	مجنون کو شفاء۔	۹۵
۸۸۔	بچھو کے ڈنک کا دَم۔	۹۵
۸۹۔	نُشرہ کیا ہے؟	۹۶
۹۰۔	ضرر اور حاجت کے وقت کی نماز اور دُعا۔	۹۷
۹۱۔	پاؤں سُن ہونے پر کیا کہا جائے؟	۹۹

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول، پروانۂ توحید و رسالت،

امینِ علمِ لدنی، نائبِ غوث الثقلین، منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہ العزیز

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۶۷ گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

عرضِ حال

اِسلام اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا پسندیدہ دین ہے۔ اِسی دین کے نور کو پھیلانے کیلئے' نبی آخرالزماں سرورِکون ومکاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بے شمار تکالیف اوراَذیتیں برداشت فرمائیں۔ شب و روز کی محنت سے لوگوں کے دِلوں کو نورِایمان سے منور فرمایا۔ دِلوں سے کدورتوں اورنفرتوں کو دُور فرما کر محبتیں بھر دیں اور مسلمانوں کو بھائی بھائی بنادیا۔ مستقل محبتوں کے بندھن میں باندھ دیا۔ ایک دوسرے کے حقوق وفرائض اور ذمہ داریاں بتادیں اور اِن ذمہ داریوں اور حقوق وفرائض کو صحیح طور پر اَدا کرنے کیلئے اپنی بے مثل نورانی زندگی کا خوبصورت نمونہ پیش فرمایا۔

اِنہی حقوق وفرائض اور آدابِ زندگی میں عیادت وتیمارداری' علاج معالجہ' دُعا اوردَم ودُرود شریف بھی شامل ہیں۔ کسی بیمار کی عیادت اور تیمارداری کرنے سے بیمار کو کتنی راحت ہوتی ہے یہ وہی بیان کرسکتا ہے جو خلوص اور محبت کی بنیاد پر اِس فرض کو اَدا کرتا ہے۔ ہر انسان پیار ومحبت کا متلاشی ہے۔ کسی بیمار اور مریض سے محبت کی گفتگو نہ صرف یہ کہ مریض کو راحت بخشتی ہے بلکہ عیادت کرنے والے پر اَن گنت رَحمتوں کے نزول کا سبب بنتی ہے۔

ہمیں نورِاسلام کی روشنی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ وہی اندازِ محبت اختیار کرنا چاہئے جس کی تعلیم وتلقین ہمارے پیارے محبوب، راحتِ جان، سیّد و سرورِ اَنبیاء' محبّ الفقراء والغرباء والمساکین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ اِسی میں ہماری ذاتی' خاندانی' اِجتماعی اور معاشرتی زندگی کا حسن اور رَاحت ہے۔ رَبِّ ذوالجلال والاکرام ہمیں محبتیں بھکیرنیں' لوگوں کے غموں میں شریک ہونے' تکالیف میں کام آنے اور راحتوں کا سامان مہیا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

نیازکیش: منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

اِسلام بلاشبہ کامل و اکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اِس جامع دین میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ضابطۂ اَخلاق موجود ہے۔ اِنسان کی اِجتماعی زندگی ہو یا اِنفرادی' عبادات ہوں یا اَخلاقیات غرضیکہ ہر معاملہ میں دینِ اِسلام اِنسان کی رہنمائی کرتا ہے۔

قرآنِ کریم اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی آخری کتاب ہے جو اِنسانیت کیلئے سراسر باعثِ رحمت وہدایت اور شفاء ہے۔ قرآنِ مجید میں اِعتقادیات' عبادات' معاملات اور اَخلاقیات کی تربیت کے ساتھ ساتھ تمام ظاہری و باطنی اَمراض کا علاج بھی موجود ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے قرآنِ مجید میں واضح طور پر فرمایا ہے: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ۔ ''ہم قرآنِ (مجید) میں وہ چیز اُتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔'' چنانچہ جس طرح شعبۂ طب میں اِسلام طبِّ نبوی ﷺ کی صورت میں مادی وسائل کے ذریعے اِنسانوں کی خدمت کرتا ہے اِسی طرح اِسلام روحانی طریقۂ علاج سے بھی اِنسانوں کی خدمت کرتا ہے۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ قرآنِ کریم میں روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے۔ اُمتِ محمدیہ ﷺ کے اہلِ علم میں شروع سے ہی شفاء بالقرآن کا معمول رہا ہے اور وہ قرآن وسُنّت کے ذریعے ظاہری اور باطنی بیماریوں کا علاج کرتے رہے ہیں۔ قرآنی آیاتِ مبارکہ اور ادعیہ ماثورہ میں علاج کی تاثیر ودیعت فرمائی گئی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلْفَاتِحَةُ شِفَاءٌ لِّكُلِّ دَاءٍ ۔ اِس کی برکت اور اَفادیت سے کسی مسلمان کو اِنکار نہیں ہوسکتا۔ قرآنی آیاتِ مبارکہ اور اَدعیۂ ماثورہ کے ذریعے علاج کے جواز میں کوئی

شبہ و شرک نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ الـخ'' والی دُعا لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں لٹکا دیتے تھے اور جو بڑے ہوتے تو اُن کو زبانی یاد کرا دیتے تھے۔ قرآنی وظائف سے کماحقہ' مستفید ہونے کیلئے ضروری ہے کہ شریعتِ مطہرہ کی پابندی کی جائے اور توحید و رسالت پر غیر متزلزل ایمان ہو۔

آج کل کے پُر فتن حالات میں جبکہ مال و زر کی فراوانی ہے۔ سائنسی ایجادات کی وجہ سے اِنسان کو بہت زیادہ سہولیات میسر ہیں لیکن اِس کے باوجود اِنسان کو اِطمینان و سکون حاصل نہیں۔ ترقی کے بلند بانگ دعووں کے باوجود اِنسان تنزّل کا شکار ہے۔ اَخلاقی' اِعتقادی اور عملی لحاظ سے اِنسانی زندگی میں بگاڑ اور روحانی اِنحطاط روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ سفلی عملیات اور دیگر غیر شرعی خرافات کا عمل دخل روزمرہ کے معمولات میں عام ہوتا جا رہا ہے۔ تو اِن حالات میں قرآنِ حکیم اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات و اِرشادات کی روشنی میں روحانی' جسمانی اور اِعتقادی بیماریوں کے علاج کو فروغ دینا' قرآنی آیاتِ مبارکہ سے لوگوں کی مشکلات کا مداوا اور اُن کیلئے آسانیاں مہیا کرنا' بہت بڑی نیکی اور خیر خواہی ہے۔

اِنسانی علم نہایت محدود ہے یہ اپنے گردو پیش رونما ہونے والے واقعات و حقائق سے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی عظمت و جلال کا صحیح معنوں میں اِدراک نہیں کر سکتا۔ تاہم علمائے کرام نے قرآنِ مجید واَحادیثِ مبارکہ اور سُنّتِ مصطفوی ﷺ سے ماخوذ اَعمال و وظائف اور عبادات پر مشتمل بیشمار کتب تصنیف کی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی تصنیف ہوتی رہیں گی۔ میرے مرشدِ باصفاء قبلہ محترم حضرت علامہ منیر احمد یوسفی دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ نظر کتاب آدابِ عیادت اور نورِ شفاء اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں قبلہ محترم نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے عام فہم اور اَحسن انداز میں قرآنِ مجید و اَحادیثِ مبارکہ کے حوالہ جات سے آدابِ عیادت اور نورِ شفاء کی وضاحت فرمائی ہے نیز روحانی طور پر بیمار حضرات کیلئے نہایت مجرّب' دَم' دُرود اور وظائف شامل کئے ہیں۔

حضرت قبلہ محترم کی علمی، اَدبی حیثیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اِشاعتِ دینِ اسلام آپ کی زندگی کا نصب العین ہے۔آپ کی زندگی کردار و عمل کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ علم واَدب کے اعلیٰ مقام پر متمکن ہیں۔ ہر وقت قرآنِ مجید اور سُنّتِ مبارکہ کی اِشاعت وترویج میں کوشاں رہتے ہیں۔آپ کی حتی الوسعیٰ یہ کوشش رہتی ہے کہ لوگوں کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی جائے۔ کیونکہ آج کل میڈیا پر آزاد خیال، بدعقیدہ، گمراہ اور یہود ونصاریٰ سے متاثر لوگوں کا تسلط ہونے کی وجہ سے لوگ بے راہ روی اور دینِ اسلام سے دُوری کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔اِس کے باوجود اپنے مسائل، مشکلات اور روحانی بیماریوں سے نجات کیلئے پریشان ہیں۔ اِن حالات میں وہ لوگ بلاشبہ بہت عظیم کردار کے حامل ہیں جو محض اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی رضا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خوشنودی کے لئے، مجبور لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔زیرِ نظر کتاب کے مؤلف بھی اَیسے ہی چند کرداروں میں شامل ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم سے دُعا ہے کہ وہ اپنے حبیبِ لبیب حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے صدقے قبلہ محترم حضرت علامہ صاحب کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عوام النّاس کو اِس سے کماحقہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

خیر اندیش

رشید احمد جنجوعہ یوسفی عفی عنہ

مومن کے حقوق اور آدابِ عیادت

اِسلام محبت' بھلائی' سچائی' اِخلاص' ایثار' خیر خواہی اور ہمدردی والا دین ہے۔ یہ دین' دشمنیوں کو محبتوں میں تبدیل کرنے والا دین ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ نے محبتوں کا اِنقلاب برپا فرمادیا۔ دشمن بھائی بھائی ہوگئے۔ سیسہ پلائی دیوار کی طرح ایک جان ہوگئے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مسلمانوں کو محبت کی تسبیح میں پرو دیا ہے کہ وہ مختلف ہوتے ہوئے بھی ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَآدِّھِمْ وَتَرَحُّمِھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی [1]

''مومنین کی مثال' اُن کی دوستی' اِتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں۔) جسم میں اگر کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اُس میں شریک ہوجاتا ہے۔ نیند نہیں آتی' بخار آجاتا ہے''۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۰۱۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۵۴' مرقاۃ جلد ۹ ص ۱۶۵' مسلم جلد ۲ ص ۳۲۱ حدیث نمبر ۲۵۸۶' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۷۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۵۳' کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۳' قرطبی جلد ۴ جز ۸ حدیث نمبر ۲۲۸۔ [2] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۵۵' بخاری حدیث نمبر ۶۰۲۶' مسلم جلد ۲ ص ۳۲۱ حدیث نمبر ۲۵۸۵' نسائی حدیث نمبر ۲۵۶۰' مسند احمد جلد ۴ ص ۴۰۴' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۵۴' ترمذی حدیث نمبر ۱۹۲۸' نسائی حدیث نمبر ۲۵۶۰' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۸۸۔۸۸' کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۴۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ؎

''مومن' مومن کے لئے اَیسا ہے جیسے عمارت میں ایک اِینٹ دوسری اِینٹ کو تھامے رکھتی ہے''۔ (اِس طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)۔

مگر آج کچھ اَیسے لگ رہا ہے کہ اکثر لوگ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تعلیمات سے بے خبر ہوگئے ہیں۔ نفسانفسی کا عالَم ہے۔ اکثر لوگ اِخلاص و اِیثار' جذبۂ قربانی' محبت و بھلائی اور ہمدردی و خیر خواہی کے اَوصاف سے خالی نظر آتے ہیں۔ نفسانی خواہشات اور شریر جذبات کی تسکین کے لئے اَغوا برائے تاوان کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کے گلے کاٹے جا رہے ہیں۔ بیٹیاں بیوہ ہو رہی ہیں اور بچے یتیم اور بے آسرا۔

جبکہ اُخوت و محبت کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان و مال کا اِحترام کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے ایک اِنسان کے قتل کو تمام اِنسانوں کا قتل قرار دیا ہے۔ اِس لئے کہ دُنیا میں نوعِ انسانی کی زندگی کی بقاء اِس بات پر ہے کہ ہر اِنسان دوسرے اِنسان کا اِحترام کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

....مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ ... (المآئدۃ:۳۲)

''جس نے کوئی جان قتل کی' بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیا تو گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔'' خونِ ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا یا نہ کسی موجبِ قتل فساد کی وجہ سے مارا۔ جان کی بھلائی اور ہمدردی' تیمارداری اور عیادت سے شروع ہوتی ہے کہ جب کوئی عزیز رشتہ دار یا مسلمان بھائی بیمار ہو تو اُس کی عیادت اور تیمارداری کی جائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ [۳]

''بھوکوں کو کھانا کھلاؤ' بیماروں کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھوڑاؤ''۔

مسلمان کے مسلمان پر حقوق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ [۴]

''(ایک) مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر پانچ حقوق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازوں کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا اور (۵) چھینک کا جواب دینا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ

---

[۳] بخاری حدیث نمبر ۵۶۴۹' مشکوۃ حدیث نمبر ۱۵۲۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳' مسند احمد جلد ۴ ص ۳۹۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۰۵' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۷۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۲۶' جلد ۱۰ ص ۳' جلد ۳ ص ۳۷۹' کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۴۷۶ [۴] بخاری حدیث نمبر ۱۲۳۰' مسلم حدیث نمبر ۲۱۶۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۳۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۵' مشکوۃ حدیث نمبر ۱۵۲۴' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۶' الترغیب والترغیب جلد ۳ ص ۲۲۶' ۱۲۵' جلد ۴ ص ۳۱۶' الادب المفرد حدیث نمبر ۹۹۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۸۳۸' ۲۴۷۷۰' نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۲۵۷ جلد ۴ ص ۲۷۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ ۵ؔ

''مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ کیا کیا ہیں؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (۱) جب تم اُس سے ملو تو اُسے سلام کرو (۲) جب تمہیں دعوت دے تو دعوت کوقبول کرو (۳) جب تم سے خیر خواہی چاہے تو خیر خواہی کرو (۴) جب چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اُس کا جواب دو (۵) جب وہ بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرو اور (۶) جب وہ مرجائے تو اُس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

اَمَرَنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْعٍ' اَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ ۶ؔ

''ہمیں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کام کرنے کا حکم فرمایا۔ ہمیں حکم فرمایا: (۱) مریض کی عیادت کرنے کا (۲) جنازوں کے ساتھ جانے کا (۳) چھینکنے والے کو جواب دینے کا (۴) سلام کا جواب دینے کا (۵) دعوت قبول کرنے کا (۶) قسم والے کو بَری کرنے کا (یعنی اگر مسلمان بھائی آئندہ کے لئے ایسی قسم کھائے جس کو پوری کرنے کی تم مدد کرسکتے ہو تو ضرور کردو تاکہ اُس کی قسم پوری ہو جائے) اور (۷) مظلوم کی مدد کرنے کا''۔

محولہ بالا احادیثِ مبارکہ میں کل آٹھ حقوق بیان کئے گئے ہیں جن میں

۵ؔ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۲۵' مسلم حدیث نمبر ۲۱۶۲' نسائی حدیث نمبر ۱۹۳۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۴' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۱۲' ۳۷۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۳۴۷' جلد ۱۰ ص ۱۰۸' الادب المفرد حدیث نمبر ۹۲۵' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۲۶' جلد ۴ ص ۳۱۷' کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۷۱۷۔ ۶ؔ بخاری حدیث نمبر ۱۲۳۹' مسلم حدیث نمبر ۲۰۶۶' ترمذی حدیث نمبر ۲۸۰۹' نسائی حدیث نمبر ۱۹۳۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ ص ۳۵۔

پانچ مشترک ہیں مثلاً سلام کرنا' چھینک کا جواب دینا' دعوت قبول کرنا' عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا جبکہ تین مختلف ہیں (۱) خیر خواہی کرنا (۲) قسم پوری کرنے میں مدد کرنا اور (۳) مظلوم بھائی کی اِمداد کرنا۔ یہ اِسلامی حقوق' مسلمان فاسق ہو یا متقی سب کو برابر حاصل ہیں' کافروں کا اِن میں کوئی حق نہیں۔ ہاں! البتہ اگر خادم غیر مسلم ہو تو اُس کی عیادت کرنی جائز ہے' بلکہ سُنّت ہے۔

عیادت کرنے والے کی شان:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ [۱]

"جب (ایک) مسلمان اپنے (دوسرے) مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے (تو جب تک وہ عیادت کرتا ہے' تب تک) وہ جنت کے باغ میں رہتا ہے حتیٰ کہ (عیادت کرکے واپس) لوٹ آئے"۔

بیمار پُرسی کرنے والے کو اِنعام:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً (اَوْيَعُوْدُهُ مَسَاءً) اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

[۱] مسلم حدیث نمبر ۲۵۶۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۲۷' ترمذی حدیث نمبر ۹۶۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۲' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۷۹' ۲۸۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۷' الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۱۹' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۴۴۔

حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ ۸؎

"کوئی مسلمان نہیں کہ جو کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کرے مگر ستر (۷۰) ہزار فرشتے اُسے شام تک دُعائیں دیتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کرے تو صبح تک ستر (۷۰) ہزار فرشتے اُس پر دُرود بھیجتے ہیں' اُس کے لئے دُعائیں کرتے ہیں اور بیمار پرسی کرنے والے کے لئے جنت میں باغ ہوگا"۔

دوزخ سے ستر (۷۰) سال کے فاصلہ پر دُور:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ
مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَھَنَّمَ مَیْسَرَۃَ سِتِّیْنَ خَرِیْفًا ۹؎

"جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور طلبِ ثواب کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرے تو وہ ستر (۷۰) سال کے فاصلہ پر دوزخ سے دُور رکھا جائے گا"۔

آسمان سے منادی کی پکار:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ مَرِیْضًا نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ
مَمْشَاکَ وَتَبَوَّءْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا ۱۰؎

۸؎ ترمذی حدیث نمبر ۹۶۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۰۹۸' ۳۰۹۹' شرح السنۃ جلد ۳ص ۱۷۶' الترغیب والترہیب جلد ۴ص ۳۲۰' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۲۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۲' مسند احمد جلد ۱ص ۹۱' ۱۸۴' مرقاۃ جلد ۴ص ۲۵۔ ۹؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۰۹۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۲' مرقاۃ جلد ۴ص ۲۶' الترغیب والترہیب جلد ۴ص ۳۱۹' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۳۱۔ ۱۰؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۳' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۰۸' مسند احمد جلد ۲ص ۳۵۴' الترغیب والترہیب جلد ۴ص ۳۱۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۵' مرقاۃ جلد ۴ص ۴۴۔

''جو بیمار کی بیمار پرسی کرنے جائے تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے' تو اَچھا' تیرا چلنا اَچھا' تو نے جنت میں گھر لے لیا''۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں'

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا [۱]

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔ جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے''۔

پیشانی پر ہاتھ رکھ کر عیادت کرنا:

حضرت عائشہ بنتِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' اُن کے والدِ گرامی نے فرمایا:

اَشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُنِيْ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِيْ ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِيْ وَبَطْنِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَّاَتْمِمْ لَهٗ هِجْرَتَهٗ [۲]

میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی فرمانے کے لئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں (نورانی) ہاتھ (مبارک) میری پیشانی پر رکھا' بعد ازیں میرے سینے اور پیٹ پر (نورانی) ہاتھ مبارک پھیرا اور دُعا فرمائی ''اے اللہ (جلّ جلالک) سعد (رضی اللہ عنہ) کو شفاء عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پورا فرما''۔

---

[۱] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۱' مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۷' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۴' الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۲۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۷۱' ابن حبان حدیث نمبر ۷۱۱۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۰۵' مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۱' جلد ۹ ص ۱۸۔

عیادتِ مریض کے لئے پیدل چل کر جانا:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاشِیًا وَّاَبُوْ بَکْرٍ وَّاَنَا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ [۱۳]

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میری عیادت فرمانے کے لئے پیدل تشریف لائے اور میں اُس وقت بنی سلمہ میں تھا۔ "نیک کام کے لئے پیدل چل کر جانے کا زیادہ ثواب ہے اگرچہ سوار ہو کر جانا بھی درست ہے"۔

بیمار پرسی کرنے والے سے بیمار کا حال پوچھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

اِنَّ عَلِیًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ وَجْعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا [۱۴]

"امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس سے اُس علالت میں جس میں آپ ﷺ نے وصال فرمایا' باہر تشریف لائے تو لوگوں نے پوچھا' اے ابوالحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنک) رسول اللہ ﷺ نے صبح کیسی کی؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صحت میں صبح کی"۔

مسئلہ: بیمار کی بیمار پرسی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بیمار کا حال اُس شخص سے پوچھا جائے جو بیمار پرسی کر کے آیا ہو۔

مسئلہ: بیمار کی حالت اچھی نہ ہو تب بھی اچھے الفاظ بولنے چاہئیں۔

---

[۱۳] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۶۔ [۱۴] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۶' مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۴' بخاری حدیث نمبر ۶۲۶۶' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۲۵۔

بیمار کے پاس بیٹھ کر بات کیسے کریں؟

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَّیَطِیْبُ بِنَفْسِهٖ ۱۵

"جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو درازیٔ عمر کی باتیں کر کے اُس کا غم دُور کرو اگرچہ یہ باتیں تقدیر کو رد نہ کریں گی، البتہ مریض کا دِل خوش ہو جائے گا"۔ یعنی ڈھارس بندھانے سے اُس کی ہمت بڑھے گی۔

مریض سے کھانے پینے کے بارے میں پوچھنا چاہئے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت فرمائی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: **مَا تَشْتَهِیْ** "تیرا دل کیا چاہتا ہے"۔ اُس نے عرض کیا: **اَشْتَهِیْ خُبْزَبُرٍّ** "گیہوں کی روٹی کھانے کو دِل چاہتا ہے"۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ خُبْزَبُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْهِ** "جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے اِس بھائی کو بھیج دے"۔ پھر نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا اشْتَهٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْهُ** ۱۶ "جب تمہارا بیمار کچھ چاہے تو اُسے کھلا دو"۔

کیسا حکیمانہ اِرشادِ مبارک ہے۔ بیمار کا دِل جس چیز کی سچی خواہش کرے اُسی میں اُس کی شفاء ہوتی ہے۔ بشرطیکہ خواہش سچی ہو۔

---

۱۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۲، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۸، (باختلاف الفاظ) کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۴۲۔ ۱۶ مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۹۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۹، ۳۴۴۰۔

بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ [۱۷]

"بیمار کی عیادت کے وقت بیمار کے پاس کم بیٹھنا اور کم شور کرنا یعنی اُونچی آواز سے نہ بولنا سُنّت ہے"۔

کیونکہ دیر تک بیٹھنے کی وجہ سے اِس کی تیمار دار عورتیں تکلف' پریشانی اور پردے میں رہیں گی اور دوسری خواتین سے وہ بے تکلف بات چیت نہ کرسکیں گی۔ نیز شور کرنے سے مریض کو پریشانی ہوگی اور تکلیف بڑھنے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ یہ حکم اُن کے لئے جو محض بیمار پرسی کے لئے آئیں اور تیمارداری اور خدمت نہ کریں۔

کتنی دیر تک بیمار پرسی کرنی چاہیے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعِيَادَةُ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ [۱۸]

"بیمار پرسی اُونٹنی دوہنے کے وقفے کے بقدر ہے اور حضرت سعید بن مسیّب (رضی اللہ عنہ) کی مرسل روایت میں ہے کہ بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے"۔

بیمار سے دُعا کروانا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

---

[۱۷] مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۹' مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۲۔ [۱۸] مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۲۔ ۴۳۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱' مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۳' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۵۵۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْا لَکَ فَاِنَّ دُعَآءَ ہٗ کَدُعَآءِ الْمَلآئِکَۃِ ۱۹

''جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اُسے اپنے لئے دُعا کے لئے کہو کہ اُس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی طرح ہے''۔

غیر مسلم خادم کی عیادت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک یہودی لڑکا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ **فَاَتَاہُ النَّبِیُّ ﷺ یَعُوْدُہٗ** ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اُس کی عیادت فرمانے کے لئے اُس کے پاس تشریف لے گئے ۲۰'' آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ اُس لڑکے کا والد اُس کے سرہانے کھڑا تورات شریف پڑھ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے ۲۱ اُس یہودی سے پوچھا:

یَا یَھُوْدِیُّ اَنْشُدُکَ بِالَّذِیْ :اَنْزَلَ التَّوْرَاۃَ عَلٰی مُوْسٰی ھَلْ تَجِدُ فِی التَّوْرَاۃِ نَعْتِیْ وَصِفَتِیْ وَمَخْرَجِیْ

''اے یہودی! میں تجھے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم دیتا ہوں جس نے (حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات (شریف) اُتاری کیا تو میری نعت' میرے اَوصاف او رمیری جائے بعثت (کا ذکر) تورات (شریف) میں پاتا ہے۔ اُس یہودی نے ۲۲ کہا نہیں۔ تو وہ نوجوان ۲۳ بولا:

---

۱۹ مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۱' مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۲۔

۲۰ کیا شانِ شفقت و کرم ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ! قربان جائیں ہم اور ہمارے ماں باپ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ پر۔ ۲۱ عیادت فرمانے کے ساتھ موقع کی مناسبت سے۔ ۲۲ جو آپ ﷺ سے کینہ رکھتا تھا آپ ﷺ کی نعت و اَوصاف کا منکر تھا۔ ۲۳ وہ یہودی لڑکا جو آپ ﷺ کی خدمت بجالایا کرتا تھا جو اپنی آنکھوں سے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَوصاف اور فضائل ملاحظہ فرماتا رہتا تھا اور دِل سے کینہ اور بغض نکل چکا تھا۔

بَلٰی وَاللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَجِدُلَکَ فِی التَّوْرَاۃِ نَعْتَکَ وَ صِفَتَکَ وَمَخْرَجَکَ

''ہاں! اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم آپ (ﷺ) کی نعت (شریف) آپ کی صفاتِ (مبارکہ) اور آپ (ﷺ) کی ہجرت (کاذکر) تورات (شریف) میں پاتے ہیں۔[۲۴]

وَاِنِّیْ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰـہِ

''اور میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بلاشبہ آپ (ﷺ) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ) ہیں۔''[۲۵]

تب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

اَقِیْمُوْا ھٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِہٖ وَلُوْا اَخَاکُمْ [۲۶]

''اِس یہودی کو اِس جوان کے پاس سے اُٹھادو اور تم اپنے بھائی کا اِنتظام کرو''۔

غیر مسلم خادم کی بیمار پرسی کرنا سُنّت ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک یہودی لڑکا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوگیا تو اُس کی بیمار پرسی کے لئے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بنفسِ نفیس قدم رنجا فرما ہوئے۔ **فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِہٖ** ''اور اُس کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے''۔ پھر اُسے فرمایا: **اَسْلِمْ** ''اِسلام لے آ''۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا' جو اُس کے پاس ہی موجود تھا' تو اُس نے اپنے بیٹے سے کہا' **اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ** ''حضور ابوالقاسم ﷺ کی اِطاعت کر''۔ **فَاَسْلَمَ** ''پس وہ بچہ اِسلام لے آیا''۔ پھر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ یہ فرماتے ہوئے واپس

---

[۲۴] پھر اُس نوجوان نے کلمہ پڑھا۔ [۲۵] معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اُس نوجوان کی عیادت کے لئے گئے تھے۔ [۲۶] دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۲۷۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۹۹ مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۶۷' البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۲۷۴' (چھاپہ دارالحدیث القاہرہ) مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۴۲۔

تشریف لائے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ ۲۷

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا شکر ہے جس نے اسے آگ سے بچالیا"۔

شانِ امام الانبیاء ﷺ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی مبارک عادات وخصائل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهٗ لِيْفٌ ۲۸

"نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بیماروں کی عیادت فرماتے' جنازوں کے ساتھ جاتے' غلام کی دعوت قبول فرماتے' دراز گوش پر سوار ہوتے۔ راوی فرماتے ہیں' میں نے (غزوہ) خیبر کے موقع پر آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ دراز گوش پر سوار تھے جس کی مہار پوستِ کھجور کی تھی"۔

قیامت کے دن اللہ عزّ وجلّ فرمائے گا (خبرِ غیب):

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

---

۲۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۲' ترمذی حدیث نمبر ۱۰۶۴' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۴۲۔ ۲۲۷' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۴۸' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۳' جلد ۶ ص ۲۰۶' نصب الرایۃ جلد ۳ ص ۲۶۰' جلد ۴ ص ۲۷۲۔ ۲۸ مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۴۶۶' دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۲۰۴' شرح السنۃ جلد ۷ ص ۳۶' ترمذی حدیث نمبر ۱۳۳۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۸۲۱' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۴۹۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۱۷۸۔

اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ یَقُولُ یَومَ الْقِیَامَۃِ یَا ابنَ آدمَ مَرِضْتُ لَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَہٗ ۲۹

''اللہ (تبارک وتعالیٰ) قیامت کے دن اِرشادِ عظیم فرمائے گا' اے آدم (علیہ السلام) کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا' اے پروردگارِ (کائنات سبحانہ وتعالیٰ)! میں تیری عیادت کیسے کرتا' تو تو جہانوں کا پروردگار (عزوجل) ہے؟ تو ربِّ ذوالجلال والاکرام فرمائے گا' کیا تجھے خبر نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تُو نے اُس کی بیمار پرسی نہ کی' کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تُو اُس کی عیادت کر لیتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا''۔

نکتہ نمبر ۱: بندۂ مومن بیماری کی حالت میں اللہ عزوجل کے قریب ہوتا ہے۔ اُس کے پاس آنا گویا ربِّ ذوالجلال والاکرام کے پاس آنا ہے۔ اُس کی خدمت گویا ربِّ کائنات ہی کی اِطاعت ہے۔

نکتہ نمبر ۲: اِس حدیث شریف میں خبرِ غیب ہے۔ اِطلاع علی الغیب ہے۔ اَبھی قیامت آئی نہیں جب قیامت برپا ہوگی' میدانِ حشر لگے گا۔ اللہ تبارک تعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم بندے سے سوال فرمائے گا اور بندہ جواب عرض کرے گا۔ کیا شانِ علم نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مکالمہ کو بیان فرمایا جو اَبھی ہونا ہے یہ جو لوگ کہتے ہیں' کوئی نہیں جانتا کل کیا ہوگا؟ یہ عام لوگوں کے متعلق ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم بعطائے اِلٰہی ہر چیز کو جانتے ہیں جو ہونے والی ہے۔ اِس کو اِیمان بالغیب کہتے ہیں اور اِیمانیات اور اِعتقادیات میں اِس پر یقین رکھے بغیر اِیمان مکمل نہیں ہوتا اور نہ ہی اِسلامی عقیدہ صحیح اور مکمل ہوتا ہے۔

---

۲۹ مسلم حدیث نمبر ۲۵۶۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۲۸' مرقاۃ جلد ۴ ص ۷' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۷۶' الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۱۷۔

بیمار پُرسی والے سے اَچھی بات کہنی چاہیے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ایک اعرابی کے پاس اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا یہ طریقۂ مبارک رہا ہے کہ آپ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اِرشادِ پاک فرماتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرًا اِنْشَاءَ اللّٰهُ ۳۰

''کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ یہ صفائی ہے''۔ وہ بولا ہرگز نہیں:

بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ

''بلکہ بوڑھے کو بخار کا جوش مار رہا ہے اِسے قبر میں پہنچا دے گا''۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **فَنَعَمْ اِذًا** ۳۱ تو ایسے ہی سہی''۔

معلوم ہوا بیماری میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہیے صبر وشکر کرنا ضروری ہے یہ اعرابی شاید اِن آداب سے بے خبر تھا۔

بخار کو بُرا نہیں کہنا چاہیے:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ حضرت اُمّ سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا

---

۳۰ یعنی گناہوں سے صفائی ہے اور بہت سی بیماریوں سے بچاؤ ہے کیونکہ بعض چھوٹی چھوٹی بیماریاں بڑی بیماریوں سے اِنسان کو محفوظ کر دیتی ہیں۔ ایک زکام پچپن بیماریوں کو دُور رکھتا ہے، خارش والے کو کبھی کوڑھ نہیں ہوتا۔ مرآۃ جلد ۲ ص ۴۰۶، حاشیہ نمبر ۲۔ ۳۱ بخاری حدیث نمبر ۵۶۵۶۔ ۵۶۶۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۲۹، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۵۰، مرقاۃ جلد ۴ ص ۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۳، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۷۷۔

فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّھَا تُذْھِبُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ کَمَا یُذْھِبُ الْکِیرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ ۳۲؎

''تمہیں کیا ہوا ہے کانپ رہی ہو؟ عرض کیا' بخار ہے' اِس کا ستیاناس ہو۔ (نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے) فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو' یہ تو انسان کی خطائیں ایسے دُور کردیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے مَیل دُور کردیتی ہے''۔

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا:

اَلْحُمّٰی کِیرٌ مِّنْ جَھَنَّمَ فَمَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْھَا کَانَ حَظُّہٗ مِنْ جَھَنَّمَ ۳۳؎

''بخار جہنم کی بھٹی ہے۔ جب کسی مومن کو بخار آتا ہے تو یہ اُس کی وجہ سے مومن کو جہنم سے بچاتا ہے''۔

بخار کو گالی مت دو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

ذُکِرَتِ الْحُمّٰی عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَبَّھَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَسُبُّھَا فَاِنَّھَا تُنْفِی الذُّنُوْبَ کَمَا تُنْفِی النَّارُ خُبُثَ الْحَدِیْدِ ۳۴؎

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس بخار کا ذکر ہوا تو اُسے ایک شخص نے گالی دی۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِسے بُرا نہ کہو یہ تو گناہوں کو اَیسے دُور کرتا ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کی مَیل کو دُور کرتی ہے''۔

۳۲؎ مسلم حدیث نمبر ۶۵۷۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۴۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۰۔ ۳۳؎ الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۰۰' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۵۲' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۰۔ ۳۴؎ مرآۃ جلد ۲ ص ۴۳۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۶۹' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۹' کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۶۷۔

بیماری خطائیں مٹا دیتی ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

مَایُصِیبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَاهَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَاغَمٍّ حَتّٰی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَاخَطَایَاہُ ۳۵؎

''مسلمان کو کوئی تکلیف، بیماری، رنج، ایذا اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اُسے لگتا ہے مگر اُس کی وجہ (و برکت) سے اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) اُس کی خطائیں مٹا دیتا ہے۔'' مطلب یہ کہ مسلمان کو بڑی تکلیف آئے یا چھوٹی تکلیف، چاہے چھوٹا سا کانٹا لگ جائے، اِس سے بھی اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ مُّسْلِمٍ یُصِیبُہٗ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا ۳۶؎

''کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جسے کوئی تکلیف یا بیماری وغیرہ پہنچے۔ مگر اللہ (عزوجل) اُس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے، جیسے درخت اپنے (سوکھے ہوئے) پتوں کو''۔

گناہوں کا کفارہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

۳۵؎ بخاری حدیث نمبر ۵۶۴۱، مسلم حدیث نمبر ۲۵۷۳، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۷، الادب المفرد حدیث نمبر ۴۹۲۔ ۳۶؎ بخاری حدیث نمبر ۵۶۴۸، مسلم حدیث نمبر ۲۵۷۱، دارمی جلد ۲ ص ۳۱۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۸، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۷۔

اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَايُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَ هَا ۳۷ؔ

''جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور اُس کے عمل میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جو اُس کے گناہوں کا کفارہ بنے' تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم (بحکمت) اُسے غم واندوہ میں مبتلا فرما دیتا ہے''۔

تکلیف سے گناہوں کی معافی عطا فرماتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰی يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۳۸ؔ

''جب اللہ (جل جلالہ) کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اُسے فوری طور پر دنیا میں سزا دے دیتا ہے۔ اور جس بندے کی بھلائی نہیں چاہتا تو اُس کی سزا مع گناہوں کے محفوظ رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اُسے پوری پوری سزا دے گا''۔

انہی سے ایک اور روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخَطُ ۳۹ؔ

۳۷ؔ مرقاۃ جلد۴ص ۴۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۰' مجمع الزوائد جلد۲ص ۲۹۱' جلد۱۰ص ۱۹۲' مسند احمد جلد۶ص ۱۵۷' کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۸۷۔ ۳۸ؔ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۵' مرقاۃ جلد۴ص ۳۶' ترمذی حدیث نمبر ۲۳۹۶' مسند احمد جلد۴ص ۸۷' شرح السنۃ جلد۳ص ۱۸۹۔ ۳۹ؔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۶' مرقاۃ جلد۴ص ۳۷۔

''بڑی جزاء بڑی بلاء اور مصیبت کے ساتھ ہے اور بے شک اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے' اُسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے تو جو راضی ہوتا ہے اُس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوتا ہے اُس کے لئے ناراض ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَا لِهٖ وَ وَلَدِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَةٍ ۴۰

''مومن مرد اور مومنہ عورت کو اُس کی جان اور مال اور اولاد کی طرف سے مصیبتیں نہیں پہنچتیں مگر (اِن مصائب وآلام کی وجہ سے) وہ رَبّ (ذوالجلال والاکرام) سے اِس طرح ملتا ہے کہ اُس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا''۔

گنہگاروں کی تکالیف اور مصائب اُن کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنتی ہیں جبکہ معصوموں' مقربین اور برگزیدہ اور نیک ہستیوں کی تکالیف اُن کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتی ہیں۔

حضرت محمد بن خالد سلمی علیہ الرحمہ سے روایت ہے' وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (حضرت ابن مندہ جلاج بن کلیم رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ یَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی یُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ

۴۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۷' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۸' ترمذی حدیث نمبر ۲۳۹۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۸۷' شرح السنہ جلد ۳ ص ۱۹۰' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۴۶۔

سَبقَتُ لَهٗ مِنَ اللّٰہِ [۴۱]

''جب کسی بندہ کے لئے اللہ (عزوجل) کی طرف سے کوئی درجہ مقدر ہو چکا ہو جہاں تک یہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ (ربّ العالمین) اُسے اُس کے جسم، مال یا اولاد کی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اُسے اُس پر صبر بھی دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اُس درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو ربّ (ذوالجلال والاکرام) کی طرف سے اُس کے لئے مقدر ہو چکا تھا''۔

بیماری کے وقت کے اَعمال:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اُکْفِتَہٗ اِلَیَّ [۴۲]

''جب بندہ عبادت کے اچھے راستے پر ہوتا ہے پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اُس پر مقرر شدہ فرشتے سے فرمایا جاتا ہے کہ اِس کے تندرستی کے زمانہ کے برابر اَعمال لکھ یہاں تک کہ میں اِسے شفاء دے دوں یا اپنے پاس بلا لوں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۴۱؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۸، مرقاۃ جلد۴ ص ۳۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۰۹۰، مسند احمد جلد۵ ص ۲۷۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۳۷۴، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۲۹۲، الترغیب والترھیب جلد۴ ص ۲۸۳۔

۴۲؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۹، مرقاۃ جلد۴ ص ۳۳، مسند احمد جلد۲ ص ۲۰۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۳۷۴، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۳۰۸، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۳۰۳، الترغیب والترھیب جلد۴ ص ۲۸۹، کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۰۹، شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۸۶، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر ۳۴۸۔

اِذَا ابۡتُلِیَ الۡمُسۡلِمُ بِبَلَآءٍ فِیۡ جَسَدِہٖ قِیۡلَ لِلۡمَلَکِ اُکۡتُبۡ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیۡ کَانَ یَعۡمَلُ فَاِنۡ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنۡ قَبَضَہٗ غَفَرَلَہٗ وَرَحِمَہٗ ۴۳؎

''جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے سے فرمایا جاتا ہے کہ تو اس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کرتا تھا پھر اگر ربّ (ذوالجلال والاکرام) اِسے شفاء دیتا ہے تو اِسے دھو دیتا ہے اور پاک فرما دیتا ہے اور اگر اِسے وفات دیتا ہے تو اِسے بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے''۔

ہمت والے اَعمال اور بیماری میں ویسا ہی ثواب:

حضرت شفیق تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو جب ہم لوگ اُن کی مزاج پُرسی کیلئے گئے تو اُنہوں نے رونا شروع کر دیا۔ اِس پر لوگوں نے ناپسندیدگی کا اِظہار کیا تو آپ نے فرمایا: دوستو! میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا بلکہ بات یوں ہے کہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے، اَلۡمَرَضُ کَفَّارَۃٌ ''مرض کفارہ ہے''۔ میں اِس لئے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھے بڑھاپے میں آئی ہے، قوت اور جوانی کی حالت میں نہیں آئی، اِنسان کیلئے بیماری کے دَوران وہی ثواب لکھا جاتا ہے جو بیماری سے پہلے اُس کیلئے لکھا جاتا ہے اور جس سے بیماری آ کر اُسے روک دیتی ہے''۔ ۴۴؎

بخشنے کا بہانہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، بیشک رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الرَّبَّ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَقُوۡلُ وَ عِزَّتِیۡ وَ جَلَالِیۡ لَا

۴۳؎ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۴۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۰، مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۳، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۸۷، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۰۷۔ ۴۴؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۶، مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۱۔

اُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُلَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ ؎۴۵

''بیشک ربِّ کریم سبحانہ وتعالیٰ ارشادِ عظیم فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں کسی کو دُنیا سے نہیں نکالتا' جسے میرا بخشنے کا ارادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ ہر گناہ اُس کی گردن سے پورا نہ کرلوں' اُس کے بدن میں بیماری کے ذریعے یا رزق میں تنگی پیدا فرما کر''۔

بیماری کی حالت میں مرنے والا شہید ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَّاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَهِیْدًا وَّ وُقِیَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَ رِیْحَ عَلَیْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ ؎۴۶

''جو بیماری کی حالت میں مرتا ہے وہ شہادت کی موت مرتا ہے اور اُسے فتنۂ قبر سے بچالیا جاتا ہے اور اُسے شب وروز جنت سے رزق دیا جاتا ہے''۔

تکالیف کے درجے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں سخت مصیبت والے کون ہیں؟

قَالَ اَلْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَآءُهٗ وَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَیْهِ فَمَا زَالَ

؎۴۵ الترغیب والترہیب جلد۴ص ۲۹۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۵' مرقاۃ جلد۴ص ۵۰۔ ؎۴۶ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۹۵' مرقاۃ جلد۴ص ۵۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۱۵۔

كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِىَ عَلَى الْاَرْضِ مَالَهٗ ذَنْبٌ [۴۷]

''فرمایا انبیاء (کرام علیہم السّلام) پھر ترتیب وار افضل لوگ۔ اِنسان اپنی دینداری کے مطابق مبتلا ہوتا ہے اگر اُس کے دین میں مضبوطی ہے تو اُس کی آزمائشیں اور بلائیں بھی سخت ہوں گی اگر اُس کے دین میں نرمی (کمزوری ہے' مضبوطی نہیں) ہے تو اُس پر آسانی کی جائے گی۔ اَیسا ہی ہوتا رہے گا حتیٰ کہ وہ زمین پر سے بے گناہ ہو کر چلے گا''۔

مختلف بیماریوں اور تکالیف سے مرنے والا شہید ہے:

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَّصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَّالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالصَّاحِبُ الْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَّالَّذِىْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَّالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ [۴۸]

''اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی راہ میں شہید ہونے کے علاوہ سات قسم کی شہادتیں اور بھی ہیں: (۱) طاعون والا شہید ہے' (۲) ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' (۳) ذات الجنب کی بیماری والا (یعنی وہ جس کی پسلیوں پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔ پسلیوں میں درد اور بخار ہوتا ہے اور اکثر کھانسی بھی اُٹھتی ہے یہ بھی) شہید ہے' (۴) پیٹ کی بیماری سے

[۴۷] ترمذی حدیث نمبر ۲۳۹۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۲۳' مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۲' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۴۔ [۴۸] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۱۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۰۳' نسائی حدیث نمبر ۱۸۴۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۱' مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۴' مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۳۵۲' مسند احمد جلد ۵ ص ۴۴۶' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۲۰۹' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۳۵' ابن حبان حدیث نمبر ۱۶۱۶' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۵۶۔

مرنے والا شہید ہے'(۵) آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے'(۶) دب کر مرنے والا شہید ہے' اور (۷) جو عورت بچے کو جنم دیتے وقت مر جائے وہ بھی شہید ہے"۔

طاعون کی بیماری میں صبر کرنے والے کو شہید کا ثواب:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' بیشک رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ ۴۹

"طاعون (کی بیماری) سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے کفار (کے مقابلے میں) جنگ سے بھاگنے والا اور اس پر صبر کرنے والے کو ایسے ثواب ملے گا جیسے شہید کو"۔

طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَخْتَصِمُ الشُّهَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَ يَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا اُنْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ ۵۰

۴۹ مسند احمد جلد ۳ ص ۳۲۴' مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۱۵۹۷' مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۷' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۱۵' قرطبی جلد ۲ جزء ۳ حدیث نمبر ۲۳۵' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۴۴۳۔۲۸۴۴۲۔ ۵۰ نسائی حدیث نمبر ۳۱۶۴' مسند احمد جلد ۴ ص ۱۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۹۶' مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۶' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۳۷' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ ص ۲۵۰' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۴۲۹۔

''شہید اور بستروں پر مرنے والے ہمارے رَب (تبارک وتعالیٰ) کی طرف جھگڑا لے کر آئیں گے' طاعون سے مرنے والوں کے بارے میں (جھگڑا لے کر آئیں گے) شہید کہیں گے' یہ ہمارے بھائی ہیں کہ یہ اسی طرح قتل ہوئے جس طرح ہم قتل ہوئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے یہ ہمارے ساتھی اور بھائی ہیں' کیونکہ یہ بستروں پر مرے جس طرح ہم بستروں پر مرے۔ ہمارا رب تعالیٰ (اُن کا جھگڑا سن کر فرمائے گا)' اِن کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہیں تو پھر یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ رہیں گے تو اچانک طاعون کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہو جائیں گے''۔

بخار اور مصیبت سے گناہوں کی معافی:

حضرت علی بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے وہ حضرت اُمیہ رحمہا اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں' اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اِس فرمانِ عالی شان کے بارے میں پوچھا:

اِنْ تُبْدُوْا مَافِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ۵۱

وَمِنْ قَوْلِہٖ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ ۵۲

یعنی ''خواہ تم اپنے دِل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ تم سے اُس کا حساب لے گا''۔ اور اُس کے اِس فرمان کے بارے میں کہ ''جو کوئی گناہ کرے گا اُس کا بدلہ دیا جائے گا''۔ تو (اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) فرمایا: جب سے میں نے اِس بارے میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا ہے مجھ سے یہ کسی نے نہ عرض کیا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ مَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتّٰی الْبِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ

۵۱ البقرۃ:۲۸۴۔ ۵۲ النسآ:۱۲۳۔

فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ ۵۳

یہ اللہ (عزوجل) کا بندوں پر عتاب ہے کہ جو اُسے بخار اور مصیبت پہنچ جاتی ہے حتیٰ کہ جو مال اپنی قمیص کی آستین میں رکھے پھر اُسے گم پائے تو اُس سے گھبرا جائے۔ یہاں تک (ان پریشانیوں کی وجہ سے) بندہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے پیلا سونا بھٹی سے نکل کر۔ (صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور اُس کی میل نکل جاتی ہے)۔

بیمار کے لئے اجر و ثواب:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا ۵۴

"جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا مسافر ہوتا ہے تو اُس کے لئے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کرتا تھا"۔

یعنی بیماری یا سفر کی وجہ سے تہجد یا نوافل یا نمازیں بروقت یا جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکے تو اُس کو اُن کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ صحت و تندرستی اور مقیم حالت میں ان اعمال کا وقت کے ساتھ پابند ہو اور بیماریاں ایک یا دو اعضاء کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے۔ لہٰذا سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔

---

۵۳ ترمذی حدیث نمبر ۲۹۹۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۱۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۹۶، مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۰، کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۵۴۔ ۵۴ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۴۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۱، بخاری حدیث نمبر ۲۹۹۶، مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۷۴، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۱۵۰، کنز العمال حدیث نمبر ۶۶۶۳۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حُمّٰی لَیْلَۃٍ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ ۵۵

''مومن کا ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے''۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلْحُمّٰی کِیْرٌ مِّنْ جَھَنَّمَ وَھِیَ نَصِیْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ ۵۶

''بخار جہنم کی بھٹی ہے اللہ (عزوجل) اِس کی وجہ سے مومن کو جہنم سے بچاتا ہے''۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دُعا کی تھی'

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُمّٰی لَا تَمْنَعُنِیْ خُرُوْجًا فِیْ سَبِیْلِکَ وَلَا خُرُوْجًا اِلٰی بَیْتِکَ وَمَسْجِدِ نَبِیِّکَ قَالَ الرَّاوِیْ فَلَمْ یَمْشِ اُبَیٌّ قَطُّ اِلَّا وَبِہٖ حُمّٰی ۵۷

''اے اللہ (جل جلالہ) مجھے ایسا بخار نصیب فرما جو تیری راہ میں چلنے' تیرے گھر آنے اور تیرے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تک پہنچنے سے نہ روکے۔ چنانچہ آپ کو ہمیشہ ہلکا بخار رہتا تھا اور آپ اِسی حالت میں مسجد وغیرہ جایا کرتے تھے''۔

مفتیٔ اِسلام' اِمامِ اہلسنّت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے' مجھے بھی ہمیشہ ہلکا بخار رہتا تھا۔ مگر اس حالت میں بھی آپ نے دین کی وہ خدمات سرانجام دی کہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ**!

بیماری کے آنے سے مومن کی بھلائی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

۵۵ مرقاۃ جلد۴ص۲۰۔ ۵۶ مرقاۃ جلد۴ص۲۰۔ ۵۷ مرقاۃ جلد۴ص۲۰۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْہُ ۵۸؎

''اللہ (تبارک وتعالیٰ) جس کا بھلا چاہتا ہے اُسے (کوئی) مصیبت دے دیتا ہے''۔

تاکہ وہ مصیبت زدہ بندہ صبر کرے اور اُس کے درجے بلند ہوں کیونکہ صبر نصف ایمان ہے بندہ صبر سے وہاں پہنچ جاتا ہے جہاں دیگر عبادات سے نہیں پہنچتا۔ ۵۹؎

بے مثال جسم اَطہر کی شان:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار ہے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اَطہر کو چھوا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو شدید بخار ہے' تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِکَ لِاَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ اَجَلْ ۶۰؎

''ہاں! مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا' پھر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بھی دوگنا ہوتا ہوگا' فرمایا: ہاں!''۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۸؎ بخاری حدیث نمبر ۵۶۴۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۶' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵' کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۷۳-۵۱۸۔ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۸۲' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۷۔ ۵۹؎ مرآۃ جلد ۲ ص ۴۱۰۔

۶۰؎ بخاری حدیث نمبر ۵۶۴۸' مسلم حدیث نمبر ۲۵۷۱' داری حدیث نمبر ۲۷۷۱' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۸' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۶' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۸۷۔

مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ حَتّٰی يَمُوْتَ ؎۶۱

''ابنِ آدم کو اِس حالت میں پیدا کیا گیا ہے کہ اُس کے آس پاس ننانوے بلائیں ہوتی ہیں اگر ان سب بلاؤں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑے گا حتیٰ کہ مر جائے''۔

یعنی اِنسان اِس طرح ہے کہ ۹۹ بلاؤں میں گھرا ہوا ہے اِنسان کے لئے اَسبابِ موت بے شمار ہیں۔ ہر گھڑی موت سر پر کھڑی ہے لیکن اگر بحکم الٰہی اِن سے بچ جائے تو آخر بڑھاپا تو آئے گا ہی جس کے بعد موت یقینی ہے۔

بلاؤں والوں کا اَجر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ ؎۶۲

''قیامت کے دن جب بلاؤں میں گھرے ہوئے لوگوں کو اجر وثواب دیا جائے گا تو دنیا میں آرام وآسائش والے تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں اُن کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں''۔

پیٹ کی بیماری سے مرنے والے پر عذابِ قبر نہیں:

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

؎۶۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۹، مرقاۃ جلد۴ ص ۳۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۵۰۔ ؎۶۲ ترمذی حدیث نمبر ۲۴۰۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۹، مرقاۃ جلد۴ ص ۳۹، الترغیب والترہیب جلد۴ ص ۲۸۲، کنز العمال حدیث نمبر ۶۶۶۱۔

مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ ۶۳

"جسے اُس کے پیٹ نے مارا (یعنی پیٹ کی بیماری سے مرا۔ پیچس یا کسی اور قسم کی تکلیف سے) تو اُسے عذابِ قبر نہ ہوگا"۔

مؤمن اور کافر کا فرق:

حضرت عامر الرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذِکر فرمایا تو اِرشاد فرمایا:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا ۶۴

"بے شک مومن کو جب بخار آتا ہے (یا کوئی بیماری آتی ہے) پھر اللہ (عزوجل) اُسے آرام دے دیتا ہے تو یہ گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت اور منافق جب بیمار ہو جاتا ہے، پھر آرام دیا جاتا ہے تو اُس اُونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اُس کے مالکوں نے باندھ دیا پھر کھول دیا۔ وہ نہیں جانتا اُسے کیوں باندھا اور کیوں کھولا تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بیماریاں کیا ہیں؟ اللہ (عزوجل) کی قسم! میں کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۶۳ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۳، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۶۴، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۶۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۲۲۶، ابن حبان حدیث نمبر ۷۲۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۳۹۔

۶۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۰۸۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۱، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۰، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۹۲، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۹۳، کنز العمال حدیث نمبر ۶۶۸۶۔

ہمارے پاس سے ہٹ جا' تو ہم میں سے نہیں''۔

بخار اور سر درد کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا اَنْ یَّقُوْلَ:

''بے شک نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جس کو بخار یا کوئی تکلیف آتی تو یہ تعلیم فرماتے کہ وہ یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۶۵

''اللہ (عزوجل) کے نام سے جو کبریائی والا ہے' میں ہر خون سے بھری آگ اور آگ کی تپش کی شرارت سے عظمت والے اللہ (جل جلالہ) کی پناہ مانگتا ہوں''۔

بخار میں آگ سی تپش ہوتی ہے اور اکثر درد آگ کے جوش اور خون کے دباؤ سے ہوتے ہیں۔ اِس خصوصیت سے اِن دونوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔ یہاں شر سے مراد تکلیف ہے یعنی راحت کا مقابل یہ شر خیر کا مقابل نہیں کیونکہ مومن کی بیماری بفضلہٖ تعالیٰ خیر ہوتی ہے کہ اس سے مومن کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَابْرِدُوْھَا بِالْمَآءِ ۶۶

---

۶۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۴' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۸' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۷۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۶' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۰۰۔ ۶۶ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۵۴' بخاری حدیث نمبر ۳۲۶۳' مسلم حدیث نمبر ۲۲۱۰' مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۴۰۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۷۳۔۳۴۷۱' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۹۱' جلد ۴ ص ۲۱' ۸۵' دارمی جلد ۲ ص ۳۱۶۔

''بخار دوزخ کی بھڑاس سے ہے۔ لہٰذا اِسے پانی سے ٹھنڈا کرو''۔ بخار کو یہاں دوزخ کی آگ سے تشبیہ دینا مقصود ہے۔

بخار آخرت کی آگ کا عوض:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی اور فرمایا:

اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ھِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُھَا عَلٰی عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ [۶۷]

''تجھے بشارت ہو کہ بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) اِرشاد فرماتا ہے کہ یہ بخار میری آگ ہے جسے میں دُنیا میں اپنے بندۂ مومن پر مسلط کرتا ہوں تاکہ یہ بخار قیامت کے دن آگ کا حصہ (عوض) بن جائے''۔

سخت بخار کی حالت میں نہر میں غُسل اور وظیفہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا اَصَابَ اَحَدُکُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَۃٌ مِنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْھَا عَنْہُ بِالْمَآءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَھْرٍ جَارٍ وَّ یَسْتَقْبِلْ جِرْیَتَہٗ

''جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو بیشک یہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے' چاہئے کہ پانی سے اِسے بجھائے' پس اِسے چاہئے کہ جاری نہر میں داخل ہو جائے اور جس طرف سے پانی آرہا ہے' اُس طرف اپنا منہ کرے: **فَیَقُوْلُ** پھر کہے:

---

[۶۷] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۷۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۰' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۸' (باختلاف الفاظ)' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۴' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۰۶' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۳۲۶' جلد ۱۲ ص ۲۳۰' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۲۳۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۵۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ صَدِّقْ رَسُوْلَکَ

''اللہ (جل جلالہ) تیرے نام سے' اے میرے اللہ (عزوجل) اپنے بندے کو شفاء عطا فرما اور اپنے رسول (کریم رؤف ورحیم ﷺ) کو سچا کر دکھا''۔

بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

''یہ عمل صبح کے وقت فجر کی نماز کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کیا جائے''۔

وَلْیَغْمِسْ فِیْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ لَّمْ یَبْرَأْ فِیْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ یَبْرَأْ فِیْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ یَبْرَأْ فِیْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّھَا لَا تَکَادُوْا تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۶۸ ؎

''اور وہ تین دن روزانہ تین غوطے لگائے اگر تین دن میں تندرست نہ ہو تو پانچ دن کرے اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن کرے' سات دن میں شفایاب نہ ہو تو نو دن یہ عمل کرے' اور یہ بیماری نو دن سے تجاوز نہ کرے گی' اللہ عزوجل کے حکم سے''۔

بیمار کو اللہ تبارک وتعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُھُمْ وَ یُسْقِیْھِمْ ۶۹ ؎

''تم اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) اُنہیں کھلاتا اور پلاتا ہے''۔

---

۶۸ ؎ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۴' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۸۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۲' مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۷' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۲۳۳' ابن حبان حدیث نمبر ۲۲۶۹۔ ۶۹ ؎ مسند احمد جلد ۱ ص ۳۶۴' مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۱۰۳۰۸' مسند بزار حدیث نمبر ۱۰۱۰' مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر ۱۷۴۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۴۵۔

علاج

شہد میں شفاء:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کا پیٹ چل رہا ہے۔ (یعنی پیچس لگے ہوئے ہیں۔) نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِسْقِهِ عَسَلًا** ''اُسے شہد پلاؤ''۔ اُسے شہد پلایا گیا۔ وہ شخص پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا' ہم نے اُسے شہد پلایا ہے۔ مگر (شہد نے) اُس کے دست بڑھادیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو تین مرتبہ یہی فرمایا: (یعنی اُسے شہد پلاؤ) پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اُس نے عرض کیا' میں نے اُسے شہد پلایا ہے لیکن اُس نے تو اُس کا پیٹ اور جاری کردیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرِءَ[1]

''اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے صحیح فرمایا ہے: (یعنی **فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ** کہ شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے) اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ کہا ہے۔ چنانچہ اُسے شہد پلایا گیا اور وہ صحیح ہوگیا''۔

اُس شخص کو بدہضمی اور فاسد مادوں کی زیادتی کی وجہ سے دست آرہے تھے۔ شہد اُن فاسد مادوں کو نکالنے کا سبب تھا۔ اِس لئے شہد پلانا اطِبّاء کے مذہب کے مطابق ہوگا۔ جب آخری بار شہد پلایا گیا تو فاسد مواد نکالنے اور بیماری کو دُور کرنے کے لئے کافی ثابت ہوا تو بالآخر اِس کا فائدہ ظاہر ہوگیا۔

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۵۶۸۴' مسلم حدیث نمبر ۲۲۱۷' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۲' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۹_۹۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۱' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۳۴۴' مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۴۰۲' دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۱۶۴' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۱۷۳' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۸۱۷۰' قرطبی جلد ۵ جز ۱۰ حدیث نمبر ۱۳۷۔

طبِ نبوی قطعی اور یقینی طور پر فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ طب وحی الٰہی و نبوت کے کمالِ عقل سے ہے۔ اطباء کی طب عموماً تیزی فکر، ظن اور تجربہ سے ماخوذ ہے جس میں خطاء کا بھی احتمال ہے اور اس سے خطرات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

شہد میں پانی ملا کر پینا باعثِ شفاء:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ ؎۲

''جس نے ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹا، اُسے بڑی چیز لاحق نہ ہوگی جو کہ بلاء ہے''۔ مطلب یہ کہ شہد کی برکت سے چھوٹی بلاء (پریشانی) کیا، بڑی بلاء (پریشانی) بھی لاحق نہیں ہوتی''۔

سفر السعادت میں ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز پانی ملے ہوئے شہد کا ایک پیالہ گھونٹ گھونٹ نوش فرماتے۔ شہد میں پانی ملا کر پینا صحت کی حفاظت کا ضامن ہے۔ ناشتے کے بعد شہد کا چاٹنا بلغم کو دُور کرتا ہے۔ معدے کو صاف کرتا ہے۔ لیس دار اور زائد مادوں کو دُور کرتا ہے۔ معدے کو حدِ اعتدال تک گرم کرتا ہے۔ سُدے خارج کرتا ہے۔ پانی ٹھنڈا اور تر ہے جو حرارت کو جمع کرتا ہے اور جسمانی صحت کی حفاظت کرتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح ٹھنڈے پانی میں شہد ملا کر ایک پیالہ نوش فرماتے پھر جب کھانے کی طلب ہوتی تو جو کچھ حاضر خدمت ہوتا اُس میں سے تناول فرماتے۔

دو شفائیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم

؎۲ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۷۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۷۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَآئَيْنِ الْعَسَلَ وَالْقُرْاٰنَ [۳]

"تم دوشفاؤں' شہد اور قرآنِ مجید کو لازم پکڑو"۔ شہد شفاء ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا فرمانِ عظیم الشان ہے:

...فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ... (النحل:۶۹)

"اِس میں لوگوں کیلئے شفاء ہے"۔

اور قرآنِ مجید بھی شفاء ہے۔

...هُدًى وَّ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ... (یونس:۵۷)

"ہدایت اور سینوں کی بیماریوں کی شفاء ہے"۔ دونوں فرامین میں دونوں کو شفاء فرمایا گیا ہے۔ لیکن شہد جسمانی بیماریوں کی شفاء ہے جبکہ قرآنِ مجید ظاہر و باطن کیلئے شفاء ہے۔ نیز شہد میں شفاء ہے جبکہ قرآنِ مجید جو کلامِ الٰہی ہے' عینِ شفاء ہے۔

شہد شفاء بخش ہے:

شہد بہت سے امراض کیلئے شفاء ہے۔ علمائے طب نے بھی صراحت کی ہے کہ شہد یقیناً ایک شفاء بخش قدرتی مشروب ہے۔ [۴]

تین چیزوں میں شفاء ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

---

[۳] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۵۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۷۱' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۱۴۴' مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۳۰۰' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۱۰۲۔

[۴] حوالہ نمبر ۳ پارہ نمبر ۱۴ سورۃ النحل زیر آیت ۶۹ احسن التفاسیر چھاپہ سعودی عرب' احسن التفاسیر میں شہد کو شفاء بخش قدرتی مشروب لکھا گیا ہے۔ اِنہی کے محکمہ کے لوگ کسی چیز کے نفع وضرر کے منکر ہیں اور ماننے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ (ایں چہ بوالعجبی است)

اَلشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْلَیَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ ۵

''شفاء تین چیزوں میں ہے (i) خون نکالنے کے لئے نشتر (ii) شہد کا گھونٹ (iii) آگ کے داغ لگانے میں اور میں اپنی اُمت کو داغ لگانے سے منع کرتا ہوں''۔

داغ لگانا:

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِهٖ فَکَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۶

''غزوہ احزاب کے دن (حضرت) اُبی (ؓ) کی رگِ جان (جو کلائی اور بازو کے جوڑ میں ہوتی ہے) پر تیر لگا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس زخم کو داغ لگایا''۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْکَةِ ۷

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے لالی کی بیماری i کی بناء پر حضرت اسعد بن زرارہ ؓ کو داغ دیا''۔

i یہ ایک بیماری ہے جس میں (پہلے تو چہرہ سرخ ہوتا ہے پھر) تمام جسم پر سُرخی پھیل جاتی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس بیماری کی بناء پر کس جگہ داغ لگایا گیا۔

---

۵ بخاری حدیث نمبر ۵۶۸۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۹۱' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۴۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۱۶' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۳۴۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۱۷۱' قرطبی جلد ۵ جز ۱۰ حدیث نمبر ۱۳۹' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۴۷۔ ۶ مسلم حدیث نمبر ۴۲۰۷' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۱۷' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۷۔ ۷ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۳' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۲۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگِ جان میں تیر لگا۔

فَحَسَمَهُ النَّبِیُّ ﷺ بِیَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِیَةَ [۸]

''تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک کے ساتھ اُس زخم کو داغ لگایا پھر وہ سوجھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ داغ لگایا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاهُ عَلَیْهِ [۹]

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے اُن کی ایک رگِ جان کاٹ دی پھر (حضرت) ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) کی رگ پر داغ لگایا''۔

کلونجی میں شفاء:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اُنہوں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّوْنِیْزُ [۱۰]

---

۸ مسلم حدیث نمبر ۲۲۰۷، ترمذی حدیث نمبر ۱۵۸۲، دارمی جلد ۲ ص ۳۱۱، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۱۸، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۷۔

۹ مسلم حدیث نمبر ۲۲۰۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۶۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۹۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۱۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۸۔

۱۰ بخاری حدیث نمبر ۵۶۸۸، مسلم حدیث نمبر ۲۲۱۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۴۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۴۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۴۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۰، کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۲۵۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۱۵۴۔

"کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (حضرت) ابنِ شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سام سے مراد موت ہے اور الحبۃ السوداء سے مراد کلونجی ہے۔"

یہ حدیث شریف عموم پر محمول ہے۔ کیونکہ موت کا اِستثناء کیا گیا ہے یعنی بعض کہتے ہیں موت کے علاوہ ہر بیماری میں کلونجی کو اِستعمال کرنا باعثِ شفاء ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلونجی میں شفاء رکھی ہے۔

سنا مکی سے علاج:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ تم کس چیز سے جلاب لیتی ہو۔ اُنہوں نے عرض کیا، شُبْرُم [۱۱] سے آپ ﷺ نے فرمایا: حَارٌّ حَارٌّ "گرم ہے گرم ہے۔" فرماتی ہیں، ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا [۱۲] "پھر میں نے سَنا سے جلاب لیا۔" پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْهِ الشِّفَآءُ مِنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا [۱۳]

"اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ [۱۴]"

عُودِ ہندی:

حضرت اُمِّ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِهٰذَا

---

[۱۱] ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۶۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۶۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۷، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۳، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۲۰۱۔ [۱۲] جلاب آور گھاس، بعض علماء کرام نے کہا ہے کہ وہ دانہ ہے جسے پکایا جاتا ہے اور اُس کا پانی پیا جاتا۔ سفر السعادت میں ہے کہ حجازِ مقدس کی معروف گھاس جس کا چھلکا اور جڑ کام کرتی ہے۔ [۱۳] حجازِ مقدس کے علاقہ میں پیدا ہونے والی ایک بوٹی ہے۔ اس کی بہترین قسم سنا مکی ہے۔ یہ عمدہ قسم کی ہے جس میں نقصان کا کوئی خوف نہیں ہے۔ اعتدال کے قریب اور درجہ اول میں گرم ہے۔ صفراء، سودا اور بلغم کو جلاب کے ذریعے خارج کر دیتی ہے۔ دِل کو تقویت دیتی ہے۔ [۱۴] یعنی مردے زندہ کر دیتی ہے، سنا کی تعریف اور مختلف بیماریوں سے اس کے شفاء دینے کا بطور مبالغہ بیان ہے۔

الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ۱۵

''تم گلے آنے پر اپنی اولاد کو کیوں دباتی ہو؟ تم عود ہندی کو اختیار کرو کیونکہ اس میں سات شفائیں ہیں۔ اِن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیا) ہے۔ گلے آنے سے یہ دوا ناک میں لی جائے اور ذات الجنب ہو تو منہ میں ٹپکائی جائے''۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَّتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ ۱۶

''ہمیں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ذات الجنب (نمونیے) کا قسط بحری اور زیتون سے علاج کریں''۔

انہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ۱۷

''رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ذات الجنب کے علاج کے طور پر زیتون اور ورس کی تعریف فرماتے تھے''۔

ذات الجنب کیا ہے؟

یہ سینے کے اطراف میں گرمی کی بناء پر پیدا ہونے والا ورم ہے۔ یہ ورم (سوزش) باطنی پٹھوں اور اُس پردے میں ہوتا ہے جو غذا اور سانس کے آلات کے

---

۱۵ بخاری حدیث نمبر ۵۷۱۳' مسلم حدیث نمبر ۲۲۱۴' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۵۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۴' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۲۔ ۱۶ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۷۹' مسند احمد جلد ۴ ص ۳۶۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۵' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۲۔ ۱۷ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۷۸' ابن ماجہ ۳۴۶۷' مسند احمد جلد ۴ ص ۳۷۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۶' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۳۔

درمیان حائل ہوتا ہے یہ اُس وَرم کا خاص نام ہے۔ یہ بڑی سخت اور خوفناک قسم ہے یا بیرونی ظاہری پٹھوں یا بیرونی پردے اور جلد میں وَرم ہوتا ہے۔ ذات الجنب کی بناء پر لاحق ہونے والے عوارض یہ ہیں۔ (i) گرمی کا بخار (ii) کھانسی ضیق النفس (سانس کا پھولنا) اتنا شدید جیسے کوئی سوئی چبھو رہا ہو' پیاس اور ذہنی اختلاط۔ یہ بیماری نہایت سخت اور مہلک بیماریوں میں سے ہے۔ اِس کا علاج وقت سے خالی نہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِس کا علاج قُسط بحری سے تجویز فرمایا۔

پچھنے لگانا اور قُسط:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ [۱۸]

''بہترین وہ چیز جس کے ساتھ تم علاج کرو۔ پچھنے لگانا اور قُسط بحری ہے''۔

قُسط بحری= مشہور دوائی ہے۔ سمندری جڑ ہے' خوشبو ہے۔ نفاس والی عورتیں اس کی دھونی لیتی ہیں۔ اِس کے بہت فائدے ہیں۔ بند پیشاب اور حیض کھولتی ہے۔ زہروں کو دفع کرتی ہے۔ اِس کے پینے سے پیٹ کے کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ بعض بخاروں کو دُور کرتی ہے۔ اِس کے لیپ سے چہرہ کے سیاہ داغ اور کیل دُور ہوجاتے ہیں۔ اِس کی دھونی زکام' جادو اور دباؤ کو دُور کرنے میں فائدہ دیتی ہے۔ اِس بناء پر اِسے بہترین دواؤں میں قرار دیا گیا ہے۔ قُسط کی دو قسمیں ہیں۔ (i) بحری (ii) ہندی۔ قُسط بحری سفید ہے قسط ہندی سے بہتر ہے۔ اِس کو عربی بھی کہا جاتا ہے۔ روایات میں قُسط ہندی بھی آیا ہے، جس کی تفسیر عود ہندی سے کی گئی ہے۔

رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ پچھنے لگواتے تھے:

آپ ﷺ کا پچھنے لگوانا نہ تو خرابی خون کی وجہ سے تھا اور نہ ہی کوئی فاسد مادہ نکالنا مقصود تھا بلکہ آپ ﷺ نے اُمت کے فائدے کے لئے اَیسے کیا تا کہ اُمت

---

[۱۸] بخاری حدیث نمبر ۵۶۹۶' مسلم حدیث نمبر ۱۵۷۷' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۰۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۲' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۱' السنن الکبریٰ جلد ۹ ص ۳۳۹' شرح السنۃ جلد ۴ ص ۲۱۳۔

کے لئے یہ عمل اُن کے لئے باعث ثواب ہو۔ یاد رہے آپ ﷺ کا خون، مبارک ہے جس میں کوئی نقص اور بیماری نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں نہ گناہ ہے نہ بُرائی ہے اگر آپ ﷺ کو کوئی تکلیف آتی ہے تو وہ آپ ﷺ کے درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ آپ ﷺ کو بخار آتا ہے تو آپ ﷺ کو ثواب ملتا ہے جبکہ ہماری تکلیفیں ہمارے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں اور بخار آنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

آپ ﷺ کا ہر عمل اُمت کی بہتری کے لئے ہے۔ **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** [۱۹] ''البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

حضور ﷺ کا خون مبارک پینے والے پر دوزخ حرام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ [۲۰]

''اللہ (عزوجل) کا سخت غضب اُس شخص پر ہے جس کو رسول اللہ ﷺ' اللہ (جل جلالہٗ) کی راہ میں ماریں اور اللہ (عزوجل) کا سخت غضب اُس قوم پر ہے جو اپنے نبی (کریم رؤف ورحیم) ﷺ کا منہ (مبارک) خون آلود کرے''۔ ⭘

⭘ ابنِ قمیہ ملعون نے آپؐ کا چہرہ پتھر مار کر زخمی کیا۔ زرہ کے دو چھلے آپؐ کے رخسار میں گھس گئے تھے۔ ابو عبیدہ نے دانت سے زرہ پکڑ کے اُن کو نکالا اُن کے دانت ٹوٹ گئے۔ مالک بن سنانؓ نے جو ابو سعید خدری کے والد تھے۔ آپؐ کا خون چوس لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے خون سے میرا خون مل گیا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ ☆ سیوطی نے کہا اُحد کے دن کافروں نے آنحضرت ﷺ پر تلوار کے ستر (۷۰) وار کئے مگر اللہ سبحانہ وعزشانہ نے آپؐ کو بچالیا''۔ (تیسیر الباری جلد ۵

[۱۹] الاحزاب: ۲۱ـ [۲۰] بخاری جلد ۲ ص ۵۸۳' تیسیر الباری جلد ۵ ص ۳۲۵ـ

ص ۳۲۵ من وعن) ☆

☆ قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کا چار مقامات (۱) البقرۃ: ۱۷۳، (۲) المائدۃ: ۳، (۳) الانعام: ۱۴۵ اور (۴) النحل: ۱۱۵ پر فرمانِ عالی شان ہے کہ (بہتا) خون حرام ہے۔ لیکن رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے مقدس خون کی یہ شان ہے جو اِسے پی لے اُس پر دوزخ حرام ہے۔ وحید الزماں صاحب نے جو واقعہ تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۵ ص ۳۲۵ پر نقل کیا ہے۔ حضرت اِمام حاکم علیہ الرحمہ نے اِسے مستدرک جلد ۳ ص ۶۵۲۔۶۵۰ پر نقل کیا ہے۔ حضرت علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۵۲ پر بحوالہ مستدرک نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۷۰ پر بھی یہ واقعہ نقل ہے۔ حضرت اِمام دار قطنی علیہ الرحمہ نے سنن دار قطنی میں لکھا ہے، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اپنا خون (مبارک) میرے بیٹے کو دیا اور اُس نے اُسے پی لیا۔ پھر (حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) آئے اُنہیں اِس کی خبر دی۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے بیٹے سے فرمایا: تم نے اُس خون کا کیا کیا؟ اُس نے کہا میں نے مکروہ جانا کہ اُس کو (زمین پر) پھینک دوں۔ (میں نے اُس کو پی لیا ہے۔) اِس پر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جہنم کی آگ نہ چھوئے گی اور اُس کے سر پر (نورانی) دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: لوگوں کو تم سے بھلا ہو اور تم کو لوگوں سے بھلا ہو"۔ [۲۱]

ایک اور روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے خود اپنا خون (مبارک) عطا فرمایا اور فرمایا: اِسے پوشیدہ کر دو تو میں نے جا کر اُسے پی لیا۔ اِس کے بعد میں نبی (کریم رؤف ورحیم) ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا، میں نے اُسے پوشیدہ کر دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: شاید تم نے اُسے پی لیا ہے۔ میں نے عرض کیا، ہاں! میں نے اُسے پی لیا ہے۔ [۲۲]

---

[۲۱] سنن دار قطنی جلد ۱ ص ۲۲۸، خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۵۲، کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۲۳۴۔

[۲۲] خصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۵۲، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۶۷، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۷۰، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۲۳۸ باختلافِ الفاظ۔

اِسی طرح ایک اور حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک قریشی جوان سے پچھنے لگوائے جب وہ جوان پچھنے لگانے سے فارغ ہوا تو وہ خون اُٹھا کر لے گیا اور اُسے پی لیا۔ اِس کے بعد وہ آیا تو (حضور) نبی (کریم رؤف ورحیم) ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: تیرا بھلا ہو تو نے کیا کیا؟ اُس نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے اُسے زمین پر بہانے سے بہتر جگہ رکھ دیا ہے اور وہ میرے پیٹ میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جا تو نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا۔ ۲۳

یہ رسول اللہ ﷺ کا اِعجاز ہے جو کائنات میں کسی شخص کو حاصل نہیں کہ اُس کا خون کوئی پی لے اور اُس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے۔ صاحبِ فہم وفراست لوگ غور وفکر کریں۔

(۲) حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی ھَامَتِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ وَیَقُوْلُ مَنْ اَھْرَاقَ مِنْ ھٰذِہِ الدِّمَآءِ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی لِشَیْءٍ بِشَیْءٍ ۲۴

''رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ سر کی مانگ پر اور کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے اِن خونوں سے گرایا اُسے کچھ نقصان نہیں کہ کسی دوا سے کسی بیماری کے لئے علاج نہ کرے''۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلٰی وَرِکِہٖ مِنْ وَّثْاٍءِ کَانَ بِہٖ ۲۵

''نبی کریم ﷺ نے ران کے اُوپر پچھنے لگوائے۔ کیونکہ وہاں ٹھیس لگتی ہے''۔

---

۲۳ خصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۵۲۔ ۲۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۵۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۸۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۲' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۶' کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۳۵۷۔
۲۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۶۳' نسائی حدیث نمبر ۲۸۴۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۸۵' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۷۔

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَنَّهُ لَمْ یَمُرَّ عَلٰی مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ مُرْ اُمَّتَکَ بِالْحِجَامَةِ ۲۶

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیں"۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْتَجَمَ ثَلٰثًا فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاهِلِ ۲۷

"نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں (نورانی) کندھوں کے درمیان اور اخدعین (گردن کے دونوں طرف جو دورگیں ہیں اُن کو اخدعین کہتے ہیں جن کو گردن کا پٹھے بھی کہتے ہیں) کے بیچ میں تین سینگی کھواتے"۔

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ اور حضرت امام ابن ماجہ قزوینی علیہ الرحمہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ

وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ ۲۸

"اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ (۱۷) اور اُنیس (۱۹) اور (۲۱) اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے"۔

(۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ

---

۲۶ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۴ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۲ مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۷ ـ ۲۷ ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۸۴ ـ ۲۸ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۶۰ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۱ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۸۳ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۱۹ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۶ مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۸ الترغیب والترھیب جلد ۴ ص ۳۱۴ کنزالعمال حدیث نمبر ۱۸۳۵۵ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۵۱۔

عَشَرَةَ وَتِسۡعَ عَشَرَةَ وَاِحۡدٰی وَّعِشۡرِیۡنَ ۲۹؎

’’نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سترہ (۱۷) انیس (۱۹) اور اکیس (۲۱) تاریخ کو پچھنے لگوانا پسند فرماتے‘‘۔

(۷) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَنِ احۡتَجَمَ لِسَبۡعَ عَشَرَةَ وَتِسۡعَ عَشَرَةَ وَاِحۡدٰی وَّعِشۡرِیۡنَ کَانَ شِفَاءٌ مِنۡ کُلِّ دَآءٍ ۳۰؎

جس نے سترہ (۱۷) اُنیس (۱۹) اور اکیس (۲۱) تاریخ کو پچھنے لگوائے تو پچھنے لگوانا ہر بیماری سے شفاء کا سبب ہوگا‘‘۔

(۸) حضرت کبشہ بنتِ ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہیں،

اَنَّ اَبَا هَا کَانَ یَنۡهٰی اَهۡلَهٗ عَنِ الۡحِجَامَةِ یَوۡمَ الثُّلٰثَاءِ وَ یَزۡعَمُ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ یَوۡمَ الثُّلٰثَآءِ یَوۡمَ الدَّمِ وَفِیۡهِ سَاعَةٌ لَّا یَرۡقَاُ ۳۱؎

اُن کے والد اپنے گھر والوں کو بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے منع کرتے تھے اور وہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے کہتے تھے کہ بدھ کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک گھڑی ہے جس میں خون نہیں رُکتا۔

فصد لینا:

حضرت نافع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ’’اے نافع! میرا خون کھولتا ہے۔ تم میرے پاس فصد کرنے والے کو

۲۹؎ شرح السنۃ جلد۶ ص ۲۵۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۵۴، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۷، مرقاۃ جلد۸ ص ۳۶۹۔ ۳۰؎ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۹ ص ۳۴۰، مستدرک حاکم جلد۴ ص ۲۱۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۶۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۹۔ ۳۱؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۶۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۹، مرقاۃ جلد۸ ص ۳۶۹۔

بلاؤ لیکن وہ جوان ہو بوڑھا یا بچہ نہ ہو، فرماتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم (رؤف ورحیم ﷺ) کوفرماتے ہوئے سُنا ہے۔

اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَ تَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَ تَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ' فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَلَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِي يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ ۳۲ ؎

''ناشتے پر فصد زیادہ بہتر ہے۔ (خالی پیٹ، آج کل آپریشن سے پہلے کھانے کا ناغہ کرایا جاتا ہے) اور وہ عقل میں اضافہ، حافظے میں زیادتی کرتا ہے اور حافظے والے کا حافظہ بڑھاتا ہے تو جو شخص فصد لینا چاہے وہ اللہ ﷻ کے نام پر جمعرات کو لے جمعہ ہفتہ اور اتوار کو فصد سے بچو، پیر اور منگل کے دن فصد لو اور بدھ کے دن فصد سے بچو۔ کیونکہ یہی وہ دن ہے جس میں حضرت ایوب علیہ السلام بلاء میں مبتلا کیے گئے۔ کوڑھ یا برص کی بیماری بدھ کے دن یا اُس کی رات کو ہی شروع ہوتی ہے''۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَآءٌ لِدَآءِ السَّنَةِ ۳۳ ؎

''مہینے کی سترہ (۱۷) تاریخ' منگل کے دن فصد لینا پورے سال کی بیماری کی دوا ہے''۔

---

۳۲ ؎ مستدرک حاکم جلد۴ ص ۲۰۹' الترغیب والترہیب جلد۴ ص ۳۱۵' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۸۱۱۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۸۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۷۳' مرقاۃ جلد۸ ص ۳۸۹۔ ۳۳ ؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۷۴' مرقاۃ جلد۸ ص ۳۹۰' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۸۱۰۸۔

مہندی لگانا:

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خادمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ جب کوئی شخص آپ ﷺ کے سامنے سر درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ اُس سے فرماتے:

اِحْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِی رِجْلَیْهِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا ۳۴

''پچھنے لگواؤ اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا اُسے فرماتے پاؤں کو (مہندی سے) خضاب لگاؤ''۔

اور انہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں،

مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَّلَا نَکْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْهَا الْحِنَاءَ ۳۵

''رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو کوئی زخم یا خراش ہوتی تو مجھے حکم اِرشادِ مبارک فرماتے کہ میں اُس پر مہندی لگادوں''۔

کھمبی کے ذریعے آنکھ کا علاج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَلْکُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ ۳۶ **وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِیَ شِفَآءٌ مِّنَ السَّمِّ** ۳۷

---

۳۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۵۸، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۶۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۵۔ ۳۵ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۰۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۴۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۶۔ ۳۶ مسند احمد جلد ۱ ص ۱۸۷۔۱۸۸، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۸۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۸۴، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۰۱۔ ۳۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۶۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۶، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۵۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۱۱۔ بخاری بروایت حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تیسیر الباری جلد ۷ ص ۴۸۵۔

''کھمبی مَنّ سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے''۔ ''اور عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفاء ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے تین پانچ یا سات کھمبیاں لے کر نچوڑیں اور اُن کا پانی ایک شیشی میں ڈال لیا اور اپنی کمزور بینائی والی کنیز کی آنکھوں میں بطور سرمہ لگایا وہ تندرست ہوگئی''۔

کھمبی:

چربی کی طرح ایک سفید چیز ہے جسے زمین کی چربی (چیچک) بھی کہتے ہیں۔ فارسی میں سماروق' کلاہ دیو (جن کی ٹوپی) اور ہمارے علاقے میں چترمار (سانپ کی چھتری) کہتے ہیں اور وہ حلال ہے۔ ہمارے علاقے میں چونکہ اس کے کھانے کی عادت نہیں ہے اس لئے اکثر لوگ طبعی طور پر اسے مکروہ جانتے ہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا کہ مَنّ جنت سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر نازل ہوا۔ مَنّ سے تشبیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مَنّ محنت اور مشقت کے بغیر آسمان سے اُترتا تھا' اسی طرح کھمبی بھی بغیر کسی مشقت کے زمین سے برآمد ہوتی ہے۔ حضرت امام نووی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے زمانے کے بعض مشائخ کو دیکھا جن کی بینائی بالکل زائل ہوچکی تھی حدیث شریف پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی برکت حاصل کرنے کی بدولت اُنہیں صرف کھمبی کا پانی لگانے سے شفاء مل گئی۔

عجوہ کھجور کی برکتیں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ [۳۸]

[۳۸] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۷۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۹۰' بخاری حدیث نمبر ۵۴۴۵' مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۷' مسند احمد جلد ۱ ص ۱۸۱' مرقاۃ جلد ۸ ۱۰۲' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۹۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۳۴۵۔

''جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائیں اُسے اُس دن نہ تو زہر نقصان دے گا اور نہ ہی جادو''۔

نورانی بال مبارک کی برکت سے شفاء:

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میرے گھر والوں نے مجھے پانی کا ایک پیالہ دے کر اُمّ المومنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بھیجا'

وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِیْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرَآءَ ٣٩

''اور عادت یہ تھی کہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا کوئی چیز لاحق ہو جاتی تو وہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس لگن (پانی کا برتن) بھیجتا تھا تو وہ (یعنی اُمّ المو منین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے بال مبارک نکالتیں جو اُنہوں نے چاندی کی ٹُکی میں محفوظ کر رکھے تھے تو وہ اُس شخص کیلئے لگن ہلا دیتی تھیں (یعنی پانی کے لگن میں نورانی بال مبارک ڈال کر ہلا دیتی تھیں تاکہ پانی اُن مقدس نورانی بالوں کے ساتھ چھو جائے) تو وہ شخص پانی پی لیتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ٹُکی میں جھانکا تو میں نے چند سرخ بال مبارک دیکھے''۔

بچوں کے گلے کا علاج:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

---

٣٩ بخاری حدیث نمبر ۵۸۹٦' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵٦٨' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۵۔

لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ۴۰

''بچوں کے گلے آجائیں تو تم اُنہیں دبا کر عذاب (تکلیف) نہ دو۔ تم قسط اختیار کرو''۔

عُذْرَةِ = یہ ایک بیماری ہے جو خون کے جوش کی بناء پر بچوں کے گلے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ دائیاں بچوں کے تالو کو انگوٹھے سے اِس سختی سے دباتی ہیں کہ اس جگہ سے خون نکل آتا ہے۔ (ظاہر ہے یہ عمل بچے کے لئے بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِس سے منع فرمایا: اور ارشاد عالی شان فرمایا کہ ''بچوں کے گلے آجائیں تو (اُن کے تالو کو) دبا کر اُنہیں عذاب نہ دو۔''

مسند اِمام احمد میں ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو اُن کے پاس ایک بچہ دیکھا جس کی ناک سے خون جاری تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا' اِسے گلے پڑے ہوئے ہیں یا اِس کے سر میں دَرد ہے۔ فرمایا: تم پر اَفسوس ہے! تم اپنی اَولاد کو قتل نہ کرو۔ جس عورت کے بچے کے گلے آجائیں یا اُس کے سر میں دَرد ہو تو چاہیے کہ **عود ہندی** لے اور اُسے (پیس کر) پانی میں حل کرے اور بچے کے ناک میں ٹپکائے اِس طرح کیا گیا' بچہ تندرست ہو گیا ناک میں دوا ٹپکانے کو **سعوط** کہتے ہیں۔

سعوط کا طریقہ:

اِس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو پشت کے بل لٹا کر سر (پچھلی طرف) نیچے کر دیا جائے اور دوا کو پانی کی طرح رقیق (پتلا) کر کے ناک میں ٹپکا دیا جائے تا کہ دوا دماغ تک پہنچ جائے۔ دوائی جب دماغ تک پہنچ جائے گی تو چھینک کے ذریعے بخارات باہر نکل جائیں گے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے سعوط کے ذریعے علاج کی تعریف فرمائی ہے اور خود بھی اِسے استعمال میں لاتے تھے۔ گلے پڑنے کا

۴۰ بخاری حدیث نمبر ۵۶۹۶' مسلم حدیث نمبر ۵۷۷۱' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۰۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۳' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۳۴۷' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۱۸۔

سبب وہ خون ہوتا ہے جس پر بلغم غالب ہوتی ہے۔ لہٰذا عود ہندی کے ساتھ علاج اس کے موافق ہوگا۔ کیونکہ قسطِ ہندی خشک کرنے والی ہے۔ (یعنی بلغم کو خشک کردے گی) اور عضو کو تقویت دیتی ہے اور کبھی دوا اپنی خاصیت کی بناء پر فائدہ دیتی ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ از قبیل معجزات ہو۔

حرام سے دوا نہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّآءَ وَالدَّوَآءَ وَجَعَلَ لِکُلِّ دَآءٍ فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ [۴۱]

''بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) نے بیماری اور دوا نازل فرمائی ہے' (پیدا فرمائی ہے) اور ہر بیماری کیلئے دوا مقرر کی ہے تو تم دوا' دارو کرو' (اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم نے چاہا تو شفاء عطا فرمائے گا) لیکن حرام سے دوا نہ کرو''۔ (جو چیزیں حرام ہیں مثلاً شراب اور خنزیر وغیرہ۔) یاد رہے کہ حرام چیزوں سے مطلقاً اور شراب سے خصوصاً علاج سے ممانعت کے بارے میں متعدد اَحادیث مبارکہ آئی ہیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ شِفَآءً فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ [۴۲]

''جو چیزیں تم پر حرام ہیں اُن میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) نے شفا نہیں رکھی''۔

---

[۴۱] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۷۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۸' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۴۔ [۴۲] مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۵۔

''حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

سُئِلَ النَّبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْخَمرِ فنھاہُ فقالَ : اِنَّما اَصْنَعُھا لِلدَّوَآءِ فقالَ: اِنَّھالَیْسَتْ بَدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّھا دَاءٌ ۴۳

''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا شراب کے استعمال کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ سائل نے عرض کیا کہ ہم دوائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوائی نہیں بلکہ بیماری ہے''۔

وَفِیْ لَفْظٍ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَ اُمَّتِیْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْھا ۴۴

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے میری اُمت کی شفاء حرام چیزوں میں نہیں رکھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ ۴۵

''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے پلید دوا سے منع فرمایا ہے''۔

جو پلید اور حرام ہو۔ خبیث سے مراد بدذائقہ بدبودار دوا ہے۔ جس کے استعمال سے طبیعت متنفر ہو ایسی دوا بھی اچھی نہیں ہے۔

---

۴۳ مرقاۃ جلد۸ص ۳۶۵۔ ۴۴ مرقاۃ جلد۸ص ۳۶۵۔ ۴۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۹' مرقاۃ جلد۸ص ۳۶۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۷۰' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۴۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۵۹' مسند احمد جلد۲ص ۳۰۵۔

دم اور تعویذ

نَفخ= پھونکنا' ہر پھونکنے کو نفخ کہتے ہیں۔ خواہ وہ منہ سے پھونکنا ہو یا کسی آلہ سے یا رُوح پھونکنا۔

حضرت سیّدنا عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں: ''میں تمہارے پاس رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں' میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی مثل بناتا ہوں اور فَاَنْفَخُ فِیْهِ ''پھر میں اُس میں پھونک مارتا ہوں''۔

حضرت اِسرافیل علیہ السلام کی پھونک کا کمال:

یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًاO[1]

''جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اُس دن مجرموں کو نیلی پیلی آنکھوں سے گھیر لائیں گے''۔

''صور سے مراد وہ قرن (نرسنگا) ہے جس میں حضرت اِسرافیل علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے حکم سے پھونک ماریں گے تو قیامت برپا ہو جائے گی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پہلی پھونک سے سب پر موت طاری ہو جائے گی اور دوسرے نفخ سے سب زندہ ہو جائیں گے اور میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ پھونک میں یہ تاثیر ربّ کائنات ذوالجلال والاکرام کی پیدا کردہ ہے۔ جس نے کمال عطا فرمایا ہے' اُسے ماننا بھی توحید ہے اور جس کو کمال ملا اُس کمال والے کے کمال کو ماننا بھی توحید ہے' شرک نہیں۔

بیمار کے جسم پر مقدس کلمات پڑھ کر ہاتھ پھیرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں:

[1] طٰہٰ:۱۰۲۔

اِذَا اشْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَالَ

''جب ہم سے کوئی بیمار ہوتا تو اُس پر آپ ﷺ اپنا نورانی دستِ مبارک پھیرتے پھر فرماتے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّایُغَادِرُ سَقَمًا [۲]

''اے لوگوں کے رب! بیماری دُور فرمادے اِسے شفاء عطا فرما تو (حقیقی) شفاء دینے والا (شافی) ہے۔ شفاء تو صرف تیری ہی ہے وہ شفاء عطا فرما جو بیماری نہ چھوڑے''۔

اِس حدیث شریف میں بزرگوں کا محرم بیمار کے جسم پر ہاتھ پھیرنا سُنّتِ مبارکہ سے ثابت ہے تاکہ کلام کی برکت کے ساتھ ساتھ بزرگوں کے ہاتھ کی برکت بھی مریض کو پہنچے۔

مسئلہ: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا اَیسا اِسم مبارک جو قرآنِ مجید میں صراحت کے ساتھ موجود نہ ہو اُس کا ذکر بہر صورت جائز اور باعثِ برکت ہے۔ قرآنِ مجید میں **شافی** اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا نام نہیں ہے۔ لیکن (حضرت سیّدنا) ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ اطہر سے یہ کلمات کہلوائے:۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ صلے [۳]

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ (عزوجل) ہی مجھے شفاء عطا فرماتا ہے''۔

اِس سے اشارۃُ النص میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام مبارک **شافی** ملتا ہے۔

بیمار کو یَا شَافِیُ اَنْتَ الشَّافِیْ ''پڑھ کر دَم کرنا اور بیمار کے جسم پر ہاتھ پھیرنا

---

[۲] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۰۔۳۵۵۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۹، بخاری حدیث نمبر ۵۶۷۶، مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۰، ترمذی حدیث نمبر ۹۷۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۱۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۱، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۶۲، مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۷۸۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۳۲۷، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۱۴۔ ۱۱۳۔۱۱۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۳۷۲۔ [۳] الشعراء: ۸۰۔

شفاعت کا وسیلہ ہے"۔

لعاب اور مٹی سے دَم کرنا:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں، جب کسی شخص کو تکلیف ہوتی یا جسم کا کوئی حصہ دُکھتا یا اُسے پھوڑے پھنسی یا کسی قسم کے زخم وغیرہ کی شکایت کا عارضہ ہوتا تو

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِصْبَعِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا[۴]

"نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنی اُنگلی کے ساتھ یوں فرماتے! بسم اللہ ہماری زمین کی مٹی اور بعض کا تھوک ہمارے لوگوں کو ہمارے رب جل جلالہ کے حکم سے شفاء دیتا ہے"۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اولاً مرض کی جگہ نورانی اُنگلی مبارک رکھتے پھر اُنگلی پر کچھ لعاب دہن شریف لگا کر مٹی لگاتے پھر اُس کا لیپ مرض کی جگہ فرمادیتے اور یہ فرماتے جاتے کہ بفضلہٖ تعالیٰ ہمارا لعاب دہن اور مدینہ منورہ کی مٹی شفاء ہے۔ اِس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پر دَم کرتے وقت ایسے کلمات جو صحیح ہوں اور شرک وکفر سے پاک ہوں اور کوئی کام حرام نہ ہو اُنہیں بیمار پر دَم کرنے کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔

آیاتِ مبارکہ سے دَم کرنا:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْہُ بِیَدِہٖ فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَہُ

---

[۴] بخاری حدیث نمبر ۵۷۴۵، مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۱، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۰۔

الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ کُنْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ کَانَ یَنْفُثُ وَمَسَحَ بِیَدِ النَّبِیِّ ﷺ ۵

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر اَعُوْذُ کی آیاتِ مبارکہ دَم فرماتے اور اپنا ہاتھ مبارک وہاں تکلیف کی جگہ پھیرتے اور جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو وہ عارضہ ہوا جس میں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی تو میں آپ ﷺ پر وہی دُعائیں دَم کرتی جو آپ ﷺ دَم فرمایا کرتے اور آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک پھیرتی''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مایوس نہ تھیں، شفاء کیلئے آیاتِ مبارکہ پڑھتیں اور برکت کیلئے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر دَم کرتیں۔

آپ ﷺ آیاتِ مبارکہ پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دَم فرماتے پھر اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم مبارک یا جہاں تکلیف ہوتی وہاں پھیرتے تاکہ قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ کا دَم شریف اور ہاتھ مبارک کی برکتیں بھی جمع ہو جائیں اور اُمت کے لئے سُنّتِ مبارکہ ہو جائے کہ کس طرح دَم کرتے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اپنے اُوپر بھی دَم کرنا جائز ہے اور چھوٹے بھی بڑوں کو دَم کر سکتے ہیں نیز بزرگ ہستیوں کو بھی دَم کیا جا سکتا ہے اور اپنے جسم پر ہاتھ کا پھیرا جانا بھی سُنّت ہے اور ایسے ہی محرم کو دَم کرتے وقت اُس کے جسم پر بھی ہاتھ پھیر سکتے ہیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ایک روایت ہے:

کَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ۶

---

۵ ابو داؤد حدیث نمبر ۳۸۹۵، بخاری حدیث نمبر ۵۷۴۵، مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۹۰۔ ۶ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۲۔

جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ اَعُوْذُ والی آیاتِ مبارکہ پڑھ کر اُس کو دم فرما دیتے۔

حدیثِ مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے آپ کبھی فقط دم ہی فرماتے تھے۔

دَم کیلئے قرآنِ مجید کے علاوہ کلمات پڑھنا:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میرے جسم میں درد تھا، میں نے اُس کی نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:

ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ

بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا

''اپنے جسم کے اُس حصے پر ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ پڑھو''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور سات بار کہو:

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ[1]

''میں پناہ لیتا ہوں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی عزت اور اللہ (جل جلالہ) کی اُس کے شر سے جواب میں پاتا ہوں اور جس سے آئندہ خوف کرتا ہوں''۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عمل کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے میری بیماری دُور فرما دی۔ اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا اپنی تکالیف اور بیماری اور مصائب کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے محبوب بندوں سے کر سکتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی پریشانیوں اور بیماریوں کی شکایت حضور نبی کریم ﷺ کے حضور کرتے تھے۔ اِس میں ربّ ذوالجلال والاکرام

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۳، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۳، مسلم حدیث نمبر ۲۲۰۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۲، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۰۵، قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۹۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۴۳۷، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۸۰۔

سے ناراضگی نہیں بلکہ آقا و مولا ﷺ سے فریاد ہے اور دفعہ کیلئے عرض معروض ہے۔

اگر دوائی کیلئے ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جانا شرک نہیں تو دُعا و برکت کے حصول کیلئے بزرگوں کے پاس جانا بھی شرک نہیں۔ مظلوم لوگ حاکموں کے سامنے ظالموں کی شکایات کرتے ہیں۔ یہ سب جائز ہے اور توحید کے کسی اُصول کے خلاف نہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ آج بھی رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ اِس لئے آج بھی اُن کے حضور گزارش کی جاتی ہے۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا   یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍ مُّغْرَقٌ   خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دَم کرنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یَامُحَمَّدُ اِشْتَکَیْتَ "یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟"۔

فَقَالَ: نَعَمْ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! عرض کیا!

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ[۸]

"میں آپ ﷺ کو اللہ (عزوجل) کے نام مبارک سے دَم کرتا ہوں، موذی چیز سے ہر نفس کی شرارت سے، حسد والی آنکھ سے، اللہ (جل جلالہ) آپ (ﷺ) کو شفاء عطا فرمائے۔ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نام سے اَفسوں (دَم) کرتا ہوں۔ حسد اور نظر بد بڑی آفتیں ہیں اللہ (عزوجل) محفوظ رکھے"۔

---

۸ تفسیر کبیر جلد ۹ ص ۱۷۶، مسلم حدیث نمبر ۲۱۸۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۶۰۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اُترنا:

قرآنِ مجید میں ربّ کائنات سبحانہٗ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ ج (مریم:۶۴)

''اور وہ (حضرت جبرائیل علیہ السلام) خود نہیں آتے بلکہ اللہ عزوجل نہیں بھیجتا ہے۔

اِس سے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محبوبیت کا پتا چلتا ہے کہ ربّ کائنات جلّ شانہٗ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج پرسی فرماتا ہے اور ربّ کائنات جلّ سلطانہٗ خود حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر دم کراتا ہے۔

اِس سے یہ بھی معلوم ہوا' دم کرنا ربّ کائنات کی بارگاہ میں محبوب ہے۔ دم کرنا جائز ہے شرک وبدعت نہیں۔

سوتے وقت دَم کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں'

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْہِمَا فَقَرَاءَ فِیْہِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَاُ بِھِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَ وَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ۹

''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات' جب اپنے بسترِ انور پر (استراحت فرمانے کے لئے) تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں (نورانی) ہاتھ (مبارک) جمع کر

۹ مشکوٰۃ ص ۱۸۶ حدیث نمبر ۲۱۳۲' مرآۃ جلد ۳ ص ۲۳۵' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۱ حدیث نمبر ۵۰۵۶' ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۷ حدیث نمبر ۳۴۰۲' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۹' بخاری حدیث نمبر ۵۰۱۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۵' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۱۶' مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۹۔

کے اُن پر پھونکتے۔ جن میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۃ الاخلاص) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورۃ الفلق) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۃ الناس) پڑھتے پھر (نورانی) جسم کے جس (مبارک) حصہ تک ہو سکتا' اپنے (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتے اپنے (نورانی) سر (مبارک) اور (نورانی) چہرہ (مبارک) کے سامنے والے حصہ سے شروع ہوتے۔ یہ (عمل مبارک) تین بار کرتے''۔

ہر رات کے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل رات کو سوتے وقت کرتے تھے۔ دن کے قیلولہ میں نہیں کرتے تھے۔ بستر انور سے مراد یہ ہے سونے کے لئے جب سونے کی جگہ تشریف لاتے۔ لہٰذا سفر میں جیسا بھی مقامِ قیام اور مقام آرام ہوتا وہاں بھی مذکورہ بالا عمل مبارک کرتے۔

قرآنِ پاک کی برکت کے ساتھ' ہاتھ مبارک اور سانس مبارک کی برکتیں بھی شامل ہو جاتیں۔ اِس عمل مبارک سے دم کرنے کا عمل درست اور صحیح ثابت ہوتا ہے جو نادان لوگ دم' درود کے متعلق ناقص گفتگو کرتے ہیں وہ اپنی گفتگو سے اپنی کم علمی اور کم عقلی کا اقرار کرتے ہیں لیکن افسوس کہ عوام الناس میں سے کم عقل اور کم علم لوگ ایسے ناقص العقل لوگوں کے جال میں پھنس کر بھٹک جاتے ہیں۔

دُعائیہ شفائیہ کلمات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا يَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ اِلَّا شُفِيَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهٗ [1]

''نہیں کوئی مسلمانوں میں سے مسلمان جب وہ سات مرتبہ یہ کہہ دے:

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۰۶' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۰' مسند احمد جلد ا ص ۲۳۹' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۷' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۸۱۔

''میں عظمت والے اور عرشِ عظیم کے رب سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔مگر یہ کہ اُسے شفاء ہوتی ہے لیکن یہ کہ اُس کی موت آہی گئی ہو''۔

دُعا برائے مرض:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا جَآءَ رَجُلٌ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلِ ''اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ بِکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ'' [اا]

جب کوئی شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لیے اُس کے پاس جائے تو اُسے یوں دُعا کرنی چاہیے: ''اے اللہ (عزوجل) شفاء عطا فرما' اپنے بندے کو کہ تیری راہ میں دشمن کو زخمی کرے اور تیری رضا کے لئے کسی کے جنازے کے ساتھ جائے''۔

بیمار کا صحت کے لئے دُعا کروانا:

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا ضرور دکھائیں ،فرمایا: یہ کالے رنگ کی عورت (جنتی ہے)۔فرمایا: یہ عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی تھی اور آپ ﷺ سے عرض کیا تھا۔

اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ

''مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں برہنہ ہو جاتی ہوں تو آپ ﷺ میرے لئے اللہ (جل جلالہ) کے حضور دُعا فرمائیں''۔آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا:

اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ

[اا] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۰۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۶' مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۹' مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۵۴۹' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۳۵۔

دَعَوتُ اَنْ يُّعَافِيَكِ ۱۲

''اگر تو چاہے تو اِس پر صبر کرے اور تیرے لئے جنت ہے اور تو چاہتی ہے تو میں تیرے لئے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت وتندرستی عطا فرمائے''۔

''اُس نے عرض کیا میں اِس بیماری میں صبر کروں گی۔ پھر اُس نے عرض کیا' میں مرگی کے دورہ میں گرتے وقت برہنہ ہو جاتی ہوں' آپ ﷺ میرے لئے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ میں برہنہ ہونے سے بچ جاؤں' تو آپ ﷺ نے اُس کے لئے دُعا فرمائی''۔

اِسلام میں دواؤں کے علاوہ طریقۂ علاج قرآنی آیاتِ مبارکہ' اذکار اور دُعاؤں سے دَم کرنا اور جھاڑ پھونک بھی ہے بلکہ کئی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج دواؤں سے نہیں ہوتا بلکہ دَم اور جھاڑ پھونک سے ہوتا ہے۔ جیسے نظرِ بد، جادو اور آسیب وغیرہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:۔

رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ ۱۳

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نظرِ بد، زہریلے کیڑے مکوڑے کے کاٹنے اور ڈنک مارنے اور پہلو کی پھنسیوں کے علاج میں دَم (جھاڑ پھونک) کی اجازت عطا فرمائی ہے''۔

تمام بیماریوں اور تکلیفوں میں دَم کرنا جائز ہے۔ اِن تین کے ساتھ مخصوص نہیں۔ خاص طور پر ان عوارض کے ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دوسری بیماریوں کی نسبت اِن تین میں دَم زیادہ مناسب اور مفید ہے۔ پھر مطلقاً اجازت عطا فرما دی۔ (بشرطیکہ اِس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں)۔

---

۱۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۷۷' مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۴' بخاری حدیث نمبر ۵۶۵۲' مسلم حدیث نمبر ۲۵۷۶' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۴۶۔ ۱۳ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۱' مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۶' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۵ ص ۴۳۸ (طبع جدید)' جلد ۷ ص ۳۹۶۔۳۹۴ (طبع قدیم)' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۶۔

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلَا تُعَلِّمِیْنَ ھٰذِہٖ رُقْیَۃَ النَّمْلَۃِ کَمَا عَلَّمْتِیْھَا الْکِتَابَۃَ ۱۴؎

''یہ نملہ کا دَم (حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اِس کو لکھنا سکھایا ہے؟''۔ (نملہ پہلو میں مثل ثبور کے نکلتی ہے یہ ایک بیماری ہے پھنسی کی طرح ہوتی ہے)۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

کُنَّا نَرْقِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ ذٰلِکَ

''ہم دَورِ جاہلیت میں جھاڑ پھونک (دَم) وغیرہ کرتے تھے۔ تو ہم نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ اِس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاکُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْکٌ ۱۵؎

''تم اپنے جھاڑ پھونک (دَم) مجھے پیش کرو، بتاؤ وہ کیا تھے؟ فرمایا: جس دَم (جھاڑ پھونک) میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اُس میں کوئی حرج نہیں''۔

تعویذ لٹکانا:

حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے

۱۴؎ ابو داؤد حدیث نمبر ۳۸۸۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۱، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۶۳ حدیث نمبر ۵۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۶۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۷۸۔ ۱۵؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۸۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۹، مسلم حدیث نمبر ۲۲۰۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۵، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۲۳۶، حدیث نمبر ۲۱۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۳۵۹، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ ص ۴۹۔

دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ ؂۱۶

''جب کوئی تم میں سے اپنی خواب میں ڈرے' گھبرائے یا چونک پڑے تو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ سے اَنْ یَّحْضُرُوْنَ تک پڑھے (ترجمہ) ''میں اللہ (عزوجل) کے پورے کلمات کی پناہ لیتا ہوں اُس کے غضب اور ناراضگی سے اُس کے عذاب سے' اُس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اِس سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں''۔

تو ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بیٹوں میں سے اُن کو سکھا دیتے تھے جو بالغ ہوتے تھے اور جو بالغ نہ ہوتے تھے اِس کو لکھ کر اُن کے گلے میں لٹکا دیتے تھے''۔ یہ حدیث شریف حسن مرفوع اور غریب ہے۔

اِس حدیث مبارکہ سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ آیاتِ قرآنیہ' اسمائے الٰہیہ اور ماثورہ دُعاؤں کا جو فائدہ پڑھنے سے ہوتا ہے' وہی فائدہ بفضلہٖ تعالیٰ لکھ کر پاس رکھنے سے بھی ہوتا ہے۔ نیز تعویذ لکھنا یا گلے میں باندھنا سُنّتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے۔ جن تعویذ گنڈوں سے منع فرمایا گیا ہے وہ کفار کے جنتر منتر کے تعویذ ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوں۔

علاوہ ازیں یہ نفع بھی حاصل ہوا کہ دُعاؤں کے الفاظ بھی نفع دیتے ہیں اور اُن کے نقوش بھی بلکہ وہ کاغذ بھی جن پر یہ نقوش لکھے جائیں۔ حضرت ملا علی قاری

؂۱۶ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۷' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۳' کنز العمال حدیث نمبر ۴۱۳۵۵' باختلاف الفاظ ابو داؤد حدیث نمبر ۳۸۹۷' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۳۷ حدیث نمبر ۵۴۸ (طبع جدید) مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۵ ص ۴۳۹' (طبع جدید)۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:۔

وَهٰذَا اَصْلٌ فِیْ تَعْلِیْقِ التَّعْوِیْذَاتِ الَّتِیْ فِیْهَا
اَسْمَآءُ اللّٰهِ تَعَالٰی ۱۷

''یہ حدیث شریف اُن تعویذات کے لٹکانے کی اَصل ہیں جن میں
اللہ (عزوجل) کے اَسمائے مبارکہ ہوں''۔

نواسوں کو دَم اور تعویذ سے نوازنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ وَّيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ
يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحَاقَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ۱۸

''رسولِ کریم (رؤف ورحیم ﷺ حضرت امام) حسن اور (حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر یوں تعویذ کرتے کہ میں تمہیں اللہ (عزوجل) کے پورے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں' ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر بیمار کرنے والی نظر سے اور فرماتے تمہارے باپ (حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام حضرت) اسماعیل (علیہ السلام) اور (حضرت) اسحاق (علیہ السلام) کو تعویذ کرتے تھے''۔

''کَلِمَاتُ اللّٰهِ'' سے مراد سارے اَسمائے الٰہیہ ہیں چونکہ وہ ہر نقص اور خرابی سے پاک ہیں۔ اِس لئے اُنہیں تَآمَّات کہا گیا ہے۔ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ لینا ضروری ہے اَیسے ہی اُس کے اَسمائے مبارکہ کی پناہ لینا بھی ضروری ہے۔ ۱۹

---

۱۷ مرقاۃ جلد۵ ص۳۸۴ ۔ ۱۸ بخاری حدیث نمبر ۳۳۷۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۵' مرقاۃ جلد۴ ص۱۴' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۶۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۵' مسند احمد جلد۱ ص۲۷۰' تفسیر کبیر جلد۹ ص۱۷۶۔
۱۹ مرآۃ جلد۲ ص۴۰۹ حاشیہ نمبر ۳۔

نظر لگنے پر دَم کرنا:

۱۔ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں،

اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّسْتَرْقٰی مِنَ الْعَیْنِ [۲۰]

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نظر (بد) سے دَم کرنے کا حکم فرمایا''۔

یہ حدیث دَم کی ممانعت کی اَحادیث کی ناسخ ہے۔ اور دَم والی حدیث کی شرح ہے۔ دَمْ وہ ممنوع ہے جس میں شرکیہ اَلفاظ ہوں۔ قرآنی آیاتِ مبارکہ اور اَحادیثِ مقدسہ کی دُعاؤں سے دَم جائز ہے۔ اُن کی تاثیر برحق ہے۔

اَہلحدیث کے عالم وحید الزماں صاحب نے لکھا ہے کہ ''روضہ میں ہے کہ دَم میں کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ اِس میں شرک کے اَلفاظ نہ ہوں اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن حدیثوں میں دم تعویذ سے ممانعت ہے وہ محمول ہیں، شرک کے مضامین پر، یا اَسباب پر تکیہ کرنے پر، اِس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاوے۔ دم کے طریق مختلف سلف سے مروی ہیں۔ پانی میں پڑھ کر پھونکنا وہ بیمار کو پلانا یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے اور مجاہد نے کہا کوئی قباحت نہیں اگر قرآن لکھا جائے اُس کو دھو کر بیمار پی لیوے اور ابنِ عباس نے درد زہ میں آیتیں دھو کر پلانے کا حکم دیا۔ سعید بن مسیب نے کہا کچھ قباحت نہیں قرآن لکھ کر عورتوں یا بچوں کے گلے میں لٹکانا بشرطیکہ چاندی یا چمڑے میں بند کر دیا جائے اور ابن عمرو بنِ عاص دُعا لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں لٹکاتے **انتھی مع زیادہ واختصار**''۔ [۲۱]

حضرت مجاہد علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ اِس میں حرج نہیں کہ قرآنِ مجید لکھا جائے اور اُسے دھو کر پانی بیمار کو پلایا جائے، اِس سے مراد مطلق قرآنِ مجید (یا قرآنِ مجید کی کوئی آیت مبارکہ) ہے یا وہ آیاتِ مقدسہ جو شفاء کے معانی پر مشتمل ہیں یا وہ

---

[۲۰] مرآۃ جلد ۶ ص ۲۲۱، بخاری حدیث نمبر ۵۷۳۸، مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۵، مشکوۃ حدیث نمبر ۴۵۲۷، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۲، مسند احمد جلد ۶ ص ۶۳
[۲۱] سنن ابن ماجہ مترجم جلد ۳ ص ۱۸۲ (من وعن) علامہ وحید الزماں غیر مقلد ''اہلحدیث'' چھاپا اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور پاکستان۔

آیاتِ مبارکہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے اَسمائے حسنیٰ اور صفاتِ مبارکہ پر مشتمل ہیں اور (آخری احتمال) زیادہ مناسب ہے۔ مشہور دَم آیاتِ شفاء ہیں۔

نوٹ: جب آیاتِ قرآنیہ لکھ کر اور انہیں دھو کر کسی بیمار کو پلانا مقصود ہو تو چینی کی پلیٹ یا پیالی میں لکھنا چاہئے اور لکھنے کے لئے زعفران کو پانی میں حل کر کے محلول تیار کیا جائے اُس سے لکھ کر پھر دھو کر بیمار کو پلایا جائے۔

۲۔ حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَّةٍ [۲۲]

''دَم نہیں ہے مگر نظر میں یا (سانپ اور بچھو کے) ڈنگ میں''۔

۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح حدیث شریف مروی ہے۔ [۲۳]

۴۔ حضرت خالدہ بنتِ انس، اُمّ بنی حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو قبیلہ بنی ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئیں۔

فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقٰى فَاَمَرَ بِهَا [۲۴]

''آپ ﷺ پر دَموں کو پیش کیا، آپ ﷺ نے اُس کو دَم کی اجازت عطا فرمائی''۔

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَآءَ آلُ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ

---

[۲۲] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۸۴۔۳۸۸۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۸، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۷۱، جلد ۴ ص ۴۳۶۔۴۳۸۔۴۳۶، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۴۱۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۵۷۔۴۵۵۸۔۴۵۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۳۷۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ ص ۲۳۵، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۳۱۴، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۱۔ [۲۳] ایضاً۔ [۲۴] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۴۔

مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ ۲۵

''نبی کریم ﷺ نے دَم پھونک سے منع فرمایا تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے گھر والے آئے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمارے پاس دَم ہے جس سے ہم بچھو سے دَم کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے وہ حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ تو فرمایا: اِس میں ہم کوئی حرج نہیں دیکھتے، تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ اُسے نفع پہنچائے''۔

غالباً وہ عربی زبان کے اَلفاظ تھے اگرچہ قرآنی آیتِ مبارکہ یا دُعائے ماثورہ نہ تھی مگر اُس کے اَلفاظ شرکیہ بھی نہ تھے۔ یہ حدیث شریف سنن ابن ماجہ میں بھی تھوڑے سے لفظی اِختلاف کے ساتھ موجود ہے۔ ۲۶

۲۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی فِیْ بَیْتِهَا جَارِیَةً فِیْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ یَعْنِیْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ ۲۷

''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُن (یعنی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زرد چھائیاں تھیں یعنی زردی، تو فرمایا: اِس کے لئے دَم کرو کہ اِسے نظر ہے''۔

جن کی نظر ہے یا اِنسان کی۔ علماء فرماتے ہیں جن کی نظر اِنسانی نظر سے سخت تر ہوتی ہے۔ (اشعۃ للمعات) ۲۸

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ مرقاۃ المفاتیح میں لکھتے ہیں۔

عُیُوْنُ الْجِنِّ اَحَدُّ مِنْ اَسِنَّةِ الرِّمَاحِ ۲۹

---

۲۵ مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۹، مرآۃ جلد ۶ ص ۲۲۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۲۔ ۲۶ باب ۳۳ رُخِّصَ فِیْهِ مِنَ الرُّقٰی حدیث نمبر ۳۵۱۴۔ ۲۷ بخاری حدیث نمبر ۵۷۳۹، مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۷، مرآۃ جلد ۶ ص ۲۲۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۲۸، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۸۔ ۲۸ مرآۃ جلد ۶ ص ۲۲۲ حاشیہ نمبر ۲۔ ۲۹ مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۸، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۴۔

''جنات کی نگاہ نیزے سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْعَیْنُ حَقٌّ فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا ۳۰

''نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی ہے تو اس پر نظر بڑھ جاتی ہے اور جب تم دھلوائے جاؤ تو دھو دو''۔

(نظر بد کا اثر برحق ہے اس سے منظور کو نقصان پہنچتا ہے) یعنی اس کا اثر اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی ہے تو نظر بد کر لیتی ہے کہ تقدیر میں آرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف پہنچا دیتی ہے مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے یہ نظر بد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ (مرآۃ)

اگر کسی نظر لگے ہوئے کو کسی پر شبہ ہو کہ اس کی اسے نظر لگی ہے اور وہ دفع کرنے کے لئے اس شخص سے جس کی نظر لگی ہو یہ کہے کہ تمہارے ہاتھ پاؤں دھلوا کر اپنے پر یا اپنے بچے پر چھینٹا مارنا چاہتا ہوں تو ایسے شخص کو برا محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ فوراً اپنے اعضاء دھو کر اسے دے دینا چاہئے نظر لگ جانا عیب نہیں۔ ماں باپ کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ نظر والے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور کو چھینٹا مارنا عرب میں مروج تھا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس کو باقی رکھا۔

نظر:

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عوام میں مشہور ٹوٹکے (اعمال) اگر خلافِ شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضروری نہیں۔ دیکھو نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور کو چھینٹا مارنا عرب میں مروج تھا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس کو

---

۳۰ مسلم حدیث نمبر ۲۱۸۸، مرآۃ جلد ۶ ص ۲۲۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۳۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۵۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۶۲، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ ص ۲۰۔

باقی رکھا۔ ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں منظور پر گھما کر سر سے پاؤں تک' پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اُٹھتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم شفاء دیتا ہے۔ جیسے دواؤں میں نقل کی ضرورت نہیں' تجربہ کافی ہے' ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکے (اَعمال) میں نقل ضروری نہیں' خلافِ شرع نہ ہوں تو درست ہیں اگرچہ ماثورہ دُعائیں افضل ہیں۔ [۳۱]

نظر لگنا:

جمہور علماءِ اہلِ حق اِس اَمر کے قائل ہیں کہ جن اَشیاء کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے خواہ وہ جان ہو مال ہو یا کوئی دوسری چیز اُسے نظر کا لگنا اور نظر کا نقصان پہنچانا ثابت اور برحق ہے''۔ نظر کی تاثیر اور اِس کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے یہ خاصیّت اُس میں رکھی ہے اور اپنی عادتِ کریمہ کے مطابق اُس میں پیدا فرمائی ہے اور اِسے سبب بنایا ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیثِ مبارکہ ہے کہ **اَلْعَیْنُ حَقٌّ نظر برحق ہے**۔ یعنی یہ اَمر ممکن ہے اور جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس کی خبر عطا فرمائی ہے تو اِس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے اور مکمل صحیح اِسلامی عقیدہ ہے۔ نظر والے کی طرف سے تیر ایسی چیز' منظور کی طرف جاتی ہے اگر حفاظت کرنے والی کوئی چیز درمیان میں مانع نہ ہو تو پہنچتی ہے اور اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر درمیان میں حرز' تعویذ اور دُعا ایسا کوئی مانع موجود ہو تو اثر نہیں کرتی اور اگر حفاظت کرنے والی چیز سخت اور طاقت ور ہو تو ہوسکتا ہے کہ وہ نظر والے کی طرف پلٹ جائے جیسے کہ اگر ڈھال سخت اور مضبوط ہو تو تیر مارنے والے کی طرف بھی پلٹ جاتا ہے۔ جیسے کچھ لوگوں میں نظر بد کی قوت اور خاصیت رکھی ہوئی ہے۔ اِسی طرح باکمال نفوس کو اِس کے دفع کرنے کی قوت بھی دی ہوئی ہے۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدُنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے: بُری نظر بھی لگتی ہے اور اچھی نظر بھی لگتی ہے۔ حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ کی نگاہِ کیمیا کے اَثر کی بدولت ہزاروں افراد

---

[۳۱] مرآۃ جلد ۶ ص ۲۲۴' حاشیہ نمبر ا۔

اتباعِ شریعت کا پیکر بن چکے ہیں اور بیسیوں افراد وہ ہیں جو سلسلۂ نقشبندیہ بلکہ سلاسلِ اربعہ کے سلوک کا نصاب طے کر کے اِجازت و خلافت سے سرشار ہو چکے ہیں اور رُشد وہدایت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ... (یوسف:۶۷)

''اور فرمایا: (یعقوب علیہ السلام نے) اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور جُدا جُدا دروازوں سے جانا''۔

تا کہ نظر سے محفوظ رہو۔ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:

وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُوْرِ الْمُفَسِّرِيْنَ اَنَّهٗ خَافَ مِنَ الْعَيْنِ عَلَيْهِمْ [۳۲]

''جمہور مفسرین اس پر متفق ہیں کہ حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کے نزدیک نظرِ بد لگنے کا اِحتمال تھا''

بخاری ومسلم کی حدیث شریف ہے کہ نظر حق ہے۔ پہلی مرتبہ حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ اِس لئے کہ اُس وقت کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سب بھائی ہیں اور ایک باپ کی اَولاد ہیں لیکن اَب چونکہ جان چکے تھے۔ اِس لئے نظر ہو جانے کا اِحتمال تھا۔ اِس لئے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدابیر اور مناسب اِحتیاطیں اَنبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے اور اِس کے ساتھ ہی آپ نے امر اللہ عزوجل کو تفویض کر دیا کہ باوجود اِحتیاطوں کے' توکل اور اِعتماد ربُّ العالمین پر ہے، اپنی تدابیر پر بھروسہ نہیں۔ لہٰذا فرمایا:

---

۳۲ تفسیر کبیر جلد۹ ص ۱۷۶۔

وَمَآ اُغۡنِیۡ عَنۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ ۚ وَعَلَیۡہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ۝ (یوسف:٦٧)

''میں تمہیں اللہ (عزوجلّ) سے نہیں بچا سکتا۔ (یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جا سکتا) حکم تو سب اللہ (عزّ وجلّ) ہی کا ہے۔ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہئے''۔

نظر سے بچانے کا طریقہ:

امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا:

دَسِّمُوْا نُوْنَتَہٗ کَیْلَا تُصِیْبُہُ الْعَیْنُ [۳۳]

''اِس کی ٹھوڑی پر سیاہی لگا دو تا کہ نظر نہ لگے''۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں'

اَنَّہٗ کَانَ اِذَا رَاٰی مِنْ مَّالِہٖ شَیْئًا یُّعْجِبُہٗ

''جب کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو کہتے

مَاشَاءَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [۳۴]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میری گردن میں دھاگہ دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا' یہ دھاگہ ہے جس میں میرے لئے دَم کیا گیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) اُسے پکڑا اور اُس کو توڑ دیا' پھر فرمایا: ''اے عبداللہ کے گھر والو تم شرک سے بے نیاز ہو۔ میں نے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

---

۳۳ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۴' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۰' مرآۃ جلد ۸ ص ۲۲۴۔ ۳۴ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۴' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۰' مرآۃ جلد ۸ ص ۲۲۴۔

ہوئے سنا ہے۔ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَآئِمَ وَالتَّوْلَۃَ شِرْکٌ ''یہ کہ دم تعویذات اور جادو شرک ہے''۔ (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میں نے کہا' آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ میری آنکھ کھٹکتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی تو جب وہ اُسے دَم کر دیتا تھا تو ٹھہر جاتی تھی۔ تب (حضرت) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ شیطانی کام ہی تھا وہ آنکھ میں اپنے ہاتھ سے چھوتا تھا پھر جب دَم کیا جاتا تو ٹھہر جاتا تھا۔ تمہیں یہ کافی تھا کہ تم کہہ لیتی جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ لَا یُغَادِرُ سَقْمًا ۳۵

''اے لوگوں کے رب تکلیف دُور فرمادے اور شفاء عطا فرمادے' تو ہی شفاء عطا فرمانے والا ہے' نہیں ہے شفاء مگر تیری شفاء (اے رب جلّ وعلا) وہ شفاء دے جو بیماری نہ چھوڑے''۔

''یہاں دھاگہ سے مراد گنڈے کا نیلا دھاگہ ہے۔ جس کو جادوگر جادو کا دَم کر کے مریض کو پہناتے ہیں چونکہ اُن کے دَم میں مشرکانہ الفاظ ہوتے ہیں۔ بتوں کا توسل وغیرہ۔ اِس لئے آپ نے اُس گنڈے کے پہننے کو شرک قرار دیا۔ مگر صوفیاء کرام اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کے تعویذ گنڈے' جن میں قرآنی آیاتِ مبارکہ یا ماثورہ دُعائیں پڑھ کر دَم کر کے گرہ لگاتے ہیں بالکل جائز ہے''۔

یاد رہے تعویذ کو مؤثرِ حقیقی ماننا اور ربِّ کریم جلّ وعلا سے نظر ہٹا لینا شرک ہے۔ لیکن یہ حقیقت واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مؤثرِ حقیقی صرف اور صرف ربّ ذوالجلال والاکرام کو ہی مانتے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح تمام اہلِ ایمان افراد ربّ ذوالجلال والاکرام کو ہی مؤثرِ حقیقی مانتے ہیں۔ جو ایسا عقیدہ نہیں رکھتے وہ عقیدۂ توحید و رسالت سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اُنہیں ہدایت عطا فرمائے اور مکمل صحیح

۳۵ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۰۔

اِسلامی عقیدہ کے نور سے منور فرمائے۔ آمین!

دوسری دواؤں میں بھی اگر حکیم کو شافی الامراض اور دوا کی شفاء کو مستقل بالذات مانیں گے تو شرک ہے۔ شافیٔ حقیقی و بالذات اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم ہی ہے۔ یہ چیزیں شفاء کا ذریعہ ہیں۔ شرک اور توحید میں فرق جاننے کے لئے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ شافیٔ حقیقی، مستقل بالذات صرف اور صرف ربّ ذوالجلال والاکرام ہی ہے۔ ایسے تعویذات جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے اَسمائے مبارکہ یا آیتِ قرآنیہ ہیں، اُن میں بھی شفاء ہے کیونکہ جس طرح ذاتِ الٰہیہ شافی ہے، اَیسے ہی اُس کا نام اور صفات بھی شافی ہیں۔ اَیسے ہی جن تعویذات میں آیاتِ قرآنی اور اَسمائے الٰہیہ لکھے ہوں، وہ بھی شافی ہیں۔

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے اِرشادات اور اَسمائے مبارکہ شفاء کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں۔ اَیسے ہی دوائیں بھی شفاء کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں۔ اِن میں ربّ کائنات نے شفاء رکھی ہے۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ خود بھی دَم فرماتے تھے اور دَم کی اِجازت بھی فرماتے تھے۔ اللہ عزّوجلّ نے اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کو جہاں اور علوم بخشے ہیں، وہاں علمِ طب بھی عطا فرمایا ہے۔ وحی کے ذریعہ بھی اور تجربہ سے بھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے اَشیاء میں شفاء اور تاثیر رکھی ہے۔ اگر کسی وقت یہ کہا جائے کہ فلاں دَوائی میں شفاء ہے، گنے کے رس یا گاجروں کے جوس میں شفاء ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ شفاء رکھنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم ہے تو بار بار اِس عقیدے کا ذکر کئے بغیر بیان کر دینا شرک کی قبیل میں نہیں آتا۔

قرآنِ مجید میں ربّ ذوالجلال والاکرام نے اِرشاد مبارک فرمایا ہے "اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کے رب نے شہد کی مکھی کو اِلہام فرمایا کہ پہاڑوں، درختوں اور چھتوں میں (اپنا) گھر بنا پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے رب کی راہیں چل کہ یہ نرم و آسان ہیں۔

....یَخۡرُجُ مِنۡ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ

فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ط .....۳۶؎

''اُس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے''۔ (نافع ترین دواؤں میں سے ہے)۔

یہاں اِس آیتِ مبارکہ میں ربِّ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا ہے:۔ شہد میں شفاء ہے۔ اللہ ربُّ العالمین کے فرمان کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ربِّ کائنات عزوجلّ نے فرمایا ہے:

.....اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ٥ ۳۷؎

''بے شک اِس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانی ہے''۔ ''شہد میں شفاء ہے''۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ شہد شافیٔ حقیقی ہے۔ بلکہ شافیٔ حقیقی نے اس میں شفاء رکھی ہے۔ اِس لئے فرمایا گیا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔ اور ہم ایمان والے لوگ جو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم کو شافیٔ حقیقی مانتے ہیں اگر یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہیں کہ شہد میں شفاء ہے تو ہمارا بیان کرنے کا واضح مطلب یہ ہی ہوگا کہ اِس میں ربِّ ذوالجلال والاکرام نے شفاء رکھی ہے۔ اور یہی مکمل صحیح اِسلامی عقیدہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ رَاٰى شَجَرَةً ثَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ' فَيَقُوْلُ لَهَا: مَا اسْمُكِ فَتَقُوْلُ: كَذَا، فَيَقُوْلُ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: لِكَذَا! فَاِنْ كَانَتْ لِدَوَاءٍ كُتِبَتْ وَاِنْ كَانَتْ مِنْ غَرْسٍ غُرِسَتْ ۳۸؎

''حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام ہر درخت اور گھاس سے پوچھا کرتے تھے

۳۶؎ النحل: ۶۹۔ ۳۷؎ النحل: ۶۹۔ ۳۸؎ مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۴۳۔

کہ تجھ میں کیا تاثیر ہے؟ اگر وہ اچھی تاثیر بتاتی تو اُس کی کاشت بھی کراتے تھے اور اُس کا نام وفوائد بھی لکھ لیتے تھے"۔ ناموں میں بھی شفاء ہے۔ ناموں میں تلخی اور بیماری بھی۔ اگر کسی کو اُلو کہہ دیں یا گدھا کہیں تو اِن ناموں کی تاثیر سے وہ شخص جس کو اُلو یا گدھا کہا جائے گا اُس کے اندر آگ بھڑک اُٹھے گی اور وہ لڑنے مرنے کو تیار ہو جائے گا۔ یہ نام اپنے اندر منفی اثر رکھتے ہیں۔ جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا اِسم ذات اور اسماءِ حسنیٰ صفاتی حقیقی تاثیر رکھتے ہیں اور ذات وصفاتِ اِلٰہیہ موثرِ حقیقی ہیں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے ناموں کو پڑھ کر دم کریں یا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں تو یقیناً شفاء ہوگی۔ ایسے ہی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِسم مبارک اور صفاتی ناموں میں شفاء ہے۔ آپ ﷺ کے ذکر میں اور دُرود شریف میں شفاء ہے یہ شفاء اللہ عزوجل نے رکھی ہے۔

نظرِ بد سے پناہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا ۳۹

"رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ جنات اور اِنسانوں کی نظرِ بد سے پناہ مانگتے تھے حتیٰ کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں۔ اِن دو مقدس سورتوں کے نازل ہونے کے بعد یہی معوذتین پڑھتے اور باقی کو چھوڑ دیا"۔ یعنی اِن سورتوں کے نازل ہونے سے پہلے جو معوذات پڑھتے تھے وہ چھوڑ دیتے۔

نظر کا علاج

حضرت ابو اُمامہ بن سہل بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

۳۹ ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۸، مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۶۳، نسائی حدیث نمبر ۵۴۹۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۱۔

فرماتے ہیں' حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ میں نے آج تک آپ کی طرح (کسی کی جلد) نہیں دیکھی' نہ کسی (کنواری) پردہ نشین کی ایسی جلد دیکھی۔ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ زمین پر گر پڑے۔ پس رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضری دی گئی اور عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے معاملے میں نظرِ کرم فرمائیں گے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی قسم وہ اپنا سر بھی نہیں اُٹھا سکتے۔ راوی فرماتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا؟ ''کیا اِس کیلئے تم کسی پر تہمت لگاتے ہو؟'' (کیا تمہارا گمان ہے کہ اِنہیں کسی نے نظر لگادی ہے)؟ عرض کیا' ہم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ پر تہمت لگاتے ہیں۔ (یعنی اُنہوں نے نظر لگادی ہے)۔ راوی فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن پر ناراضگی کا اِظہار فرمایا اور اِرشاد فرمایا:

عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ اَلَّا بَرَّکْتَ عَلَيْهِ اِغْتَسِلْ لَهٗ [۴۰]

''تم میں ایک آدمی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ (یعنی اُسے نظر کیوں لگاتا ہے؟)' تم نے اُس کیلئے برکت کی دُعا کیوں نہ کی؟ تم اُس کیلئے دھوؤ''۔ تو حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے اپنا چہرہ' دونوں ہاتھ اور کہنیاں' دونوں گھٹنے' پاؤں کے اَطراف اور تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھویا پھر وہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ پر ڈالا گیا تو وہ لوگوں کے سامنے اِس حال میں چلے کہ اُنہیں کچھ بھی تکلیف نہ تھی۔

حضرت اِمام مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهٗ فَتَوَضَّأَ لَهٗ [۴۱]

---

[۴۰] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۱' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۸۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۶۲' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۰۔ [۴۱] مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۱۔

''بیشک نظر حق ہے، تم اُس کیلئے وضو کرو۔ چنانچہ اُنہوں نے وضو کیا''۔
یعنی اپنے وضو والے اعضاء دھوکر (حضرت) سہل بن حنیف (رضی اللہ عنہ) پر پانی ڈالا۔

حضرت اُسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیک وسلم) اِنَّ وُلْدَ جَعْفَرَ یَسْرَعُ اِلَیْھِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَھُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْکَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ ۴۲

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (حضرت) جعفر (رضی اللہ عنہ) کی اولاد کو جلد نظر لگ جاتی ہے' کیا میں اُن کیلئے دَم کرواؤں' (آپ ﷺ نے) فرمایا: ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی ہے تو نظر سبقت کرتی ہے''۔ مطلب یہ کہ دَم کرواؤ' نظر بہت جلد اثر کرتی ہے۔

دَم کرنا

تمام بیماریوں اور تکلیفوں میں دَم کرنا جائز ہے۔ قرآنِ مجید' اللہ تبارک و تعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کے اَسماء وصفات اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے بتائے ہوئے کلمات کے بغیر دَم کرنا مکروہ ہے۔ دَم کرتے وقت اَیسے کلمات سے بچنا چاہیے جن سے کفر لازم ہوتا ہے۔

سب سے بڑا دَم قرآنِ مجید ہے اور اس میں سے افضل سورۃ الفاتحہ اور معوذتین (آخری دوقل شریف) آیۃ الکرسی اور وہ آیاتِ مبارکہ ہیں جو استعاذہ کے معنی (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کی پناہ طلب کرنے) اور دوسروں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پناہ میں دینے والے کلمات پر مشتمل وہ دُعائیں ہیں جو نبی کریم رؤف ورحیم

---

۴۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۶۰' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۷۸' ترمذی حدیث نمبر ۲۰۵۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۰' مسند احمد جلد ۶ ص ۴۳۸۔

ﷺ نے پڑھی ہیں اور احادیثِ صحیحہ میں ثابت ہیں اور کتبِ احادیثِ مبارکہ میں مذکور ہیں۔ جب کسی کی پسندیدہ چیز' اپنے مال یا بیٹے وغیرہ پر نظر پڑے تو اُسے کہنا چاہئے: مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے چاہا' نہیں ہے طاقت مگر اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کی طرف سے)۔

حضرت اِمام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ کا خواب:

حضرت شیخ اِمام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ میرا بیٹا سخت بیمار ہوگیا' یہاں تک کہ وہ موت کے دہانے تک پہنچ گیا۔ اُس کی حالت بہت نازک ہوگئی۔ ایک رات مجھے خواب میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت ہوئی' میں نے آپ ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بیٹے کی نازک حالت کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آیاتِ شفاء سے کیوں دُور ہو؟ بیدار ہونے پر میں نے قرآنِ مجید سے آیاتِ شفاء تلاش کیں جو مجھے چھ مقامات پر ملیں۔

(۱): وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (التوبۃ:۱۴) ''اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا''۔

(۲): وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ... (یونس:۵۷) ''اور دِلوں کی صحت''۔

(۳): يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط ... (النحل:۶۹) ''اِس (شہد کی مکھی) کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے''۔

(۴): وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ... (بنی اسرائیل:۸۲) ''اور ہم قرآنِ (مجید) میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے''۔

(۵): وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (الشعرآء:۸۰) ''اور جب میں بیمار ہوں وہی مجھے شفاء عطا فرماتا ہے''۔

(۶):....قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ط ....(حٰمٓ السجدة:۴۴)

''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں وہ ایمان والوں کیلئے ہدایت اور شفاء ہے''۔

حضرت شیخ امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،''میں نے آیاتِ مقدسہ لکھیں اور اُنہیں پانی میں دھوکر اپنے بیٹے کو پلایا تو وہ اُسی وقت تندرست ہوگیا جیسے اُس کے پاؤں سے بیڑی کھول دی گئی ہو''۔ اِسی طرح مواہب لدنیہ میں ہے۔

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا فرمان ہے:''اور ہم قرآنِ (مجید) میں وہ چیز اُتارتے ہیں جو اِیمان والوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے''۔ حضرت اِمام قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ نے اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں آیاتِ شفاء کی طرف اِشارہ فرمایا ہے۔ حضرت اِمام سعد چلپی علیہ الرحمہ نے حاشیہ بیضاوی میں آیاتِ مبارکہ مذکورہ کا تعین کیا ہے اور حضرت اِمام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ کا واقعہ نقل کیا ہے۔ یہ بھی بیان کیا کہ اُنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا دیدار ہوا۔ مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ سے بیمار پر پڑھنے اور چینی کے برتن میں لکھ کر اُسے پانی سے دھونے اور اُس پانی کے مریض کو پلانے کا بھی ذکر ہے۔ حضرت شیخ تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ میں نے اپنے بہت سے مشائخ کو دیکھا جو بیمار کی صحت کیلئے یہ آیاتِ مقدسہ لکھتے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے بھی حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیماروں کیلئے اِس عملِ مبارک کا مشاہدہ کیا ہے۔ ۴۳؎

آیاتِ شفاء ہر مرض کیلئے مجرب ہیں۔ اِن کو پڑھ کر دَم کریں۔ اگر لکھ کر دینا ہوتو نقشِ شفاء اور اُس کے نیچے آیاتِ شفاء لکھ کردیں۔ شمع شبستان رضا حصہ دوم نقش نمبر ۸

۴۳؎ اشعۃ اللمعات جلد ۲ جز ۳ ص ۲۰۵۔

نقشِ دُرودِ شفاء

۷۸۶

۶۶۱	۶۶۴	۶۶۷	۶۵۴
۶۶۶	۶۵۵	۶۶۰	۶۶۵
۶۵۶	۶۶۹	۶۶۲	۶۰۹
۶۶۳	۶۵۸	۶۵۲	۶۶۸

نقشِ آیاتِ شفاء

۷۸۶

ی	ف	ا	ش
شفا	۳۰۱	۹	۸۱
۳۰۲	۳	۷۸	۸
۷۹	۷	۳۰۳	۲

سورۃ الفاتحہ شریف میں شفاء ہے:

حضرت عبدالمالک بن عُمیر علیہ الرحمہ سے مرسلاً روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ الفاتحہ میں ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔ ۴۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاتحۃ الکتاب میں ہر زہر کیلئے شفاء ہے۔ ۴۵

سانپ کے ڈسے کو دَم:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ ہم نے قیام کیا تو ایک لڑکی ہمارے پاس آئی اور کہا' اِس قبیلہ کا سردار ڈسا گیا ہے اور ہمارے قبیلے کے لوگ موجود نہیں ہیں۔ کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ (فرماتے ہیں)' میں خود ہی اُٹھ کھڑا ہوا، میرے ساتھی یہ گمان کرتے تھے کہ میں دَم کرنے والا نہیں۔ میں نے اُسے دَم کر دیا اور وہ اچھا ہو گیا اور مجھے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) دینے کیلئے کہا اور ہم سب کو دُودھ پلایا' جب میں واپس آیا تو اُنہوں نے کہا' کیا تو دَم کرنا جانتا ہے؟ یا تو دَم کیا کرتا ہے؟ میں نے کہا' میں نے صرف (سورۃ) الفاتحہ پڑھ کر دَم پھونکا ہے۔ اُس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو' (ان کا لینا دُرست ہے یا نہیں)

---

۴۴ مشکوٰۃ ص ۱۸۹' دارمی جلد ۲ ص ۴۴۵' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۶' درمنثور جلد ۱ ص ۱۴'۱۵۔

۴۵ درمنثور جلد ۱ ص ۱۴' قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۱۱۲۔

جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ پہنچ جائیں یا آپ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ خیر جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اِس کا ذکر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: (اے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنک) تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دَم ہے؟ (اُنہوں نے عرض کیا) میں نے آپ (ﷺ) سے سُن رکھا تھا کہ **سورۃ الفاتحہ میں شفاء ہے**۔ پھر بکریوں کے بارے میں فرمایا: ''اب ایسے کرو بکریاں تقسیم کرلو' ایک حصّہ میرا بھی رکھ لو''۔ ۴۶

بچھو کے ڈسے کو دَم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ایک چشمہ پر پہنچے، وہاں ایک شخص تھا جس کو بچھو (یا سانپ) نے ڈس لیا۔ اُن چشمہ والوں میں سے ایک شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور کہنے لگا' تم میں سے کوئی بچھو کے ڈسے کا بھی دَم جانتا ہے۔ اُس چشمہ پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) اُس کے ساتھ گئے اور چند بکریاں اُجرت ٹھہرا کے سورۃ الفاتحہ شریف پڑھ کر اُسے دَم کیا' وہ شخص اچھا ہوگیا۔

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے پاس آئے' اُنہوں نے اِسے مکروہ جانا' کہنے لگے، اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی کتاب پر اُجرت لینا' یہ کیا ہوا؟ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ (شریف) پہنچے تو اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اِس بارے میں شکایت کردی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **سب سے زیادہ اُجرت لینے کے لائق تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی کتاب ہے**۔ ۴۷

۴۶ بخاری جلد۲ص ۷۴۹' تفہیم البخاری جلد۷ص ۸۵۴'۷۴۹' تیسیر الباری جلد۶ص ۵۱۲' شرح السنۃ جلد۳ص ۱۵' مستدرک حاکم جلد۱ص ۷۴۶۔ ۴۷ بخاری جلد۲ص ۸۵۴' شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۴۳۰' جلد۶ص ۱۲۴' جلد۷ص ۲۴۳' قرطبی جلد۱جز۱ص ۳۳۵' دار قطنی جلد۳ص ۶۵۔

(حدیث سے یہ نکلا کہ تعلیم قرآنِ مجید پر اُجرت لینا جائز ہے) وحید الزماں غیر مقلد تیسیر الباری جلد ۷ ص ۵۰۲ من وعن)

مجنون کو شفاء:

حضرت خارجہ بن الصلت تمیمی نے اپنے چچا سے روایت کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس سے اپنے وطن کو لوٹا تو ایک قوم کے پاس سے گزرا جن کے پاس ایک مجنون شخص لوہے کی زنجیروں سے بندھا ہوا تھا۔ اُن لوگوں نے (ہمیں دیکھ کر) کہا' تمہارے پیغمبر ﷺ بہت سی خوبیاں لائے ہیں، بھلا تمہارے پاس اِس مجنون کیلئے بھی کوئی دوا ہے؟ تو (راوی کہتے ہیں)' میں تین دن تک اِس پر سورۃ الفاتحہ ہر روز دومرتبہ (صبح و شام) پڑھ کر دَم کرتا رہا اور اپنی اُنگلیوں کے پورے جمع کر کے پھونک مارتا رہا۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور سورۃ الفاتحہ کی برکت سے) وہ مجنون صحیح ہوگیا تو اُن لوگوں نے مجھے ۱۰۰ بکریاں دیں، میں اِن کو لے کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(یہ بکریاں تمہارے لئے جائز ہیں)' تم کھاؤ کیونکہ تو نے رقیہ حق سے کھایا ہے' جس نے رقیہ باطل سے کھایا' اُس نے بُرا کھایا"۔ [۴۸]

بچھو کے ڈنگ کا دَم:

بچھو اگر ڈنگ مارے تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُس کا نمک اور پانی سے علاج فرمایا اور بچھو کے ڈنگ مارنے کی جگہ نمک ملا پانی ٹپکاتے اور ساتھ ہی ڈنگ کی جگہ نورانی ہاتھ مبارک پھیرتے اور یُعَوِّذُھَا بِالْمُعَوَّذَتَیْنِ اور معوذتین (آخری دو قل شریف) کے ساتھ پڑھ کر اُس پر دَم فرماتے۔ [۴۹]

---

[۴۸] مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۶۷' مواہب الرحمان جلد ۱ ص ۱۰۔ [۴۹] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۶۷' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۸۴۔

نُشرہ کیا ہے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ سے ''نُشرہ'' کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۵۰

''یہ شیطانی کاموں میں سے ہے''۔

نشرہ ن کی پیش اور ش کے سکون سے ایک خاص منتر کا نام ہے جو مجنون کی شفاء کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ جادو کی ایک قسم ہے۔ نشر بمعنی پھیلنا، اِسی سے ہے اِنتشار۔ چونکہ یہ عمل جنات شیاطین کے پھیلنے کی بنا پر ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس کو نشرہ کہتے ہیں۔

نشرہ وہ عمل ہے جسے جاہلیت کے لوگ اپنے کاہنوں اور ساحروں کی تعلیم سے کیا کرتے تھے۔ اِس میں شرکیہ الفاظ ہیں۔ لیکن اگر قرآنی آیاتِ مبارکہ اور رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بتائی ہوئی دُعاؤں سے عمل کئے جائیں تو دفع شیطان کے لئے یہ جائز ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک بدوی نے اپنے بچے کی دیوانگی کی شکایت کی تو رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اس پر سورۃ الفاتحہ، شروع سورۃ البقرہ **مُفْلِحُوْنَ** تک، آیت الکرسی، سورۃ البقرۃ کا آخری رکوع، سورۃ الحشر کی آخری آیاتِ مبارکہ، سورۃ الجن کی آیت **وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا** اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دَم فرمایا۔ اُسے فوراً ہی آرام آ گیا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجنون پر صرف سورۃ الفاتحہ شریف پڑھ کر دَم کیا، تین دن تک (تو بحالی صحت ہو گئی)۔ ۵۱

---

۵۰ مرآۃ جلد۶ ص ۲۳۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۵۵۳، مرقاۃ جلد۸ ص ۳۷۳، ابو داؤد حدیث نمبر ۳۸۶۸، مسند احمد جلد۳ ص ۲۹۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۹ ص ۳۵۱، شرح السنۃ جلد۶ ص ۲۵۸۔

۵۱ مرقاۃ جلد۸ ص ۳۷۴، مستدرک حاکم جلد۴ ص ۳۵۸ حدیث نمبر ۴۱۳ (طبع جدید)، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۷۸ جلد۲ ص ۲۶۴، مجمع الزوائد جلد۵ ص ۱۱۵، مسند احمد جلد۵ ص ۱۲۸۔

ضرر اور حاجت کے وقت کی نماز اور دُعا:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک نابینا صحابی رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)' اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) سے دُعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (میری آنکھوں کی بینائی درست ہوجائے اور میں شفاء پاؤں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دُعا فرماؤں اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور اِن کلمات کے ساتھ دُعا کر۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس کو فرمایا دو رکعت نماز ادا کر اور دُعا یوں کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَامُحَمَّدُاِنِّیۡ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡہُ فِیَّ

''اے میرے اللہ (جلّ جلالک) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے وسیلہ سے اپنے ربّ (کریم) کی بارگاہِ (اقدس) میں اپنی حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دُعا کرتا ہوں) تاکہ وہ میرے لئے پوری ہو جائے یا اللہ (جلّ جلالک) تو میرے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سفارش قبول فرما۔''

تمام محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا روایت ترمذی شریف' نسائی شریف اور مستدرک حاکم شریف کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ نیز ابن ماجہ کے حوالہ سے بھی اِسے نقل کیا گیا ہے اور اِسے حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ کی شرط پر صحیح کہا گیا ہے جیسا کہ علامہ شوکانی (جسے ابن تیمیہ کے مقلدین اہلحدیث حضرات اپنا امام مانتے ہیں) نے تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۶۱ میں لکھا ہے۔ نیز یہ

بھی تحریر کیا ہے کہ جب اُس نابینا نے دُعا کی اور کھڑا ہوا تو اُس کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ پرانے محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ترمذی شریف کے حوالہ سے اِس حدیث پاک کو نقل کیا ہے مگر موجودہ ترمذی شریف سے یا محمد کاٹ دیا گیا ہے۔ اسی طرح نسائی شریف کے موجودہ نسخوں میں یہ حدیث پاک نہیں ملتی جن پہلے محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اِس حدیثِ پاک کو نقل کیا ہے۔ اُن کی کتابوں کے نام قارئینِ کرام کی خدمت میں معلومات میں اضافہ کے لئے پیش کیے جاتے ہیں۔ ۵۲

اِس دُعا کو اُس وقت کیا گیا، جب سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہری زمانۂ حیات میں تھے مگر جب آپ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمالیا تو ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دَورِ خلافت میں ایک شخص اُن کے پاس کسی ضرورت کے پیش نظر گیا۔ لیکن حضرت امیر المؤمنین سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ چنانچہ اُس شخص کی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور اُن سے اُس نے اپنے واقعہ کو بیان کیا تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا، فکر نہ کرو۔ صحیح وضو کرو اور پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نفل نماز ادا کرے دُعا کرو۔ اُس سائل کو وہ دُعا بتائی جو اُوپر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

اِس عمل کے بعد وہ شخص امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ دروازے پر دربان نے فوراً استقبال کیا اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی

---

۵۲ ابن ماجہ عربی ص ۱۰۰، المعجم الصغیر للطبرانی ص ۱۰۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۸ (۴ سندیں) جامع صغیر جلد ۱ ص ۵۹، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۲۲۵، ۲۲۶، ابن السنی ص ۱۷۰، تحفۃ الذاکرین ص ۱۶۱، حصن حصین عربی ص ۹۷، شفاء السقام ص ۱۶۵، کتاب الاذکار نووی ص ۱۶۷، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۱۳، ۵۱۹، خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۰۱، اصابہ ابن حجر ص ۱۶۳، کنز العمال جلد ۱ ص ۱۹۳، روح المعانی جلد ۲ ص ۱۲۵، ۱۲۶، تاریخ حبیب الٰہ ص ۱۸۹، کتاب الشفاء اردو جلد ۱ ص ۲۳۱، شرح شفاء ملا علی قاری علیہ الرحمہ جلد ۲ ص ۱۰۶، نسیم الریاض جلد ۳ ص ۱۰۶، ۳۹۸، البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۱۶۱، ۱۶۲، غنیۃ الطالبین جلد ۱ ص ۱۲ مصری چھاپہ، حجۃ اللہ علی العالمین عربی ص ۲۳۱، ۹۸۷، ۸۱۳، انوار محمدیہ ص ۳۸۵، سیرت النبی جلد ۳ ص ۲۴۱، بہار شریعت جلد ۴ ص ۳۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۷۴۔ ۲۰۱، زرقانی شرح مواہب جلد ۸ ص ۳۸۱، وفا الوفاء سمہودی جلد ۲ ص ۴۲۰۔

رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ اُسے اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا: پیارے بھائی کیا بات ہے؟ اُس شخص نے اپنی ضرورت اور حاجت بیان کی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فوراً اُسے حل فرمایا اور بہت عزت سے رخصت فرمایا۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، وہ شخص بعد میں مجھے ملا اور میرا بہت شکریہ ادا کرنے لگا۔ میں نے اُسے کہا، جناب یہ دُعا حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور میں اُس وقت موجود تھا۔

اِس میں ظاہری حیات کے بعد توسل اور ندائے غائبانہ کا ذکر ہے۔

یہ واقعہ حاشیہ میں لکھی ہوئی کتابوں میں موجود ہے [۵۳]

ابنِ تیمیہ صاحب نے اپنی کتاب الوسیلہ اور فتاویٰ ابنِ تیمیہ میں ترمذی شریف اور نسائی شریف کے حوالہ سے حدیثِ نابینا کو نقل کیا ہے۔ نیز ابنِ تیمیہ صاحب نے لکھا ہے کہ اِس حدیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

پاؤں سُن ہونے پر کیا کہا جائے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سُن ہو گیا تو کسی دوست نے کہا، آپ کسی اَیسے محسن انسان کا ذکر کیجئے، جس کے ساتھ آپ کو سب سے زیادہ محبت ہو تو اُنہوں نے کہا: یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیک وسلم) تو یہ کہتے ہی اُن کا سویا ہوا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

معلوم ہوا پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نامی اسمِ گرامی اِتنا عظیم اور برکتوں والا ہے کہ جونہی پکاریں یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیک وسلم) تو تکلیفیں دُور ہو جاتی ہیں۔

---

[۵۳] المعجم الصغیر للطبرانی ص ۱۰۳، انجاح الحاجہ حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۰۰ حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۱۵، شفاء السقام عربی ص ۱۶۷، ۱۶۸، جذب القلوب ص ۲۱۸ ۔ ۲۲۰، کتاب الوسیلہ ص ۱۵۷، فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ا ص ۲۶۸۔

حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے محولہ بالا واقعہ لکھتے ہوئے عنوان دیا ہے

بَابٌ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا خَدَرَتْ رِجْلُهٗ

''جس کا پاؤں سن ہو جائے وہ کیا کہے؟''

حدیث شریف اِس طرح یہ ہے:

حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَدَرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ؎۵۴

''حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا حضرت ابونعیم علیہ الرحمہ نے وہ فرماتے ہیں، ہم سے بیان کیا حضرت سفیان علیہ الرحمہ نے وہ حضرت ابواسحاق علیہ الرحمہ سے، وہ حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سُن ہو گیا تو اُن کو کسی شخص نے کہا، آپ ایسے اِنسان کا ذِکر کریں جو آپ کو سب زیادہ محبوب ہے تو (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) کہا:

یَامُحَمَّدُ

(صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

؎۵۴ اصل کتاب الادب المفرد ص ۱۴۲ چھاپہ مصر، الادب المفرد ص ۱۴۲ چھاپہ بیروت لبنان، کتاب عمل الیوم واللیلۃ ص ۴۸، ۴۷ ابن السنی ۳ سندیں، کتاب الاذکار ص ۲۷۱ علامہ نووی علیہ الرحمہ، تحفۃ الذاکرین ص ۲۳۹ علامہ شوکانی۔